◆

فرانس کی فضا میں یہ طیارہ تیونس کی حدود میں داخل ہو گیا تھا جو انہیں دارالسلام لے جا رہا تھا۔ لیکن وہ اس سے قطعی لاعلم تھے کہ ان کے پانچ ساتھی راستے ہی میں پیراشوٹ کے ذریعے طیارے سے چھلانگ لگا دیں گے۔ خود ان کا تعلق فوج کے مختلف شعبوں سے تھا۔ مگر وہ پانچوں کے لئے قطعی اجنبی تھے۔ انداز سے فوجی نہیں معلوم ہوتے تھے۔ ان کا تعلق مشرق وسطیٰ کے لئے فرانس کے محکمہ کار خاص "ایس ڈی سی ای" سے تھا۔ لیکن یہ پانچوں وسطی افریقہ کے امور کے اسپیشلسٹ بھی تسلیم کئے جاتے تھے۔

ان پانچوں کے علاوہ دوسرے لوگ اس کانفرنس میں شرکت کرنے جا رہے تھے وہ طاقتوں کے نمائندوں اور مختلف قسم کے ماہرین پر مشتمل تھی۔ ایس ڈی سی ای کے سربراہ اپنے محکمے کی آر قائی برانچ کے ان پانچ ممبروں کو اس لئے بھیجا تھا کہ وہ دوسروں سے الگ حالات کا جائزہ لیں جن کے لئے بڑی طاقتوں نے مختلف ممالک کی وہ کانفرنس دارالسلام میں کرنے کی اسکیم بنائی تھی۔

اور یہ پانچوں بھی آپس میں ایک دوسرے کے لئے اجنبی تھے۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک سے کٹرے کھات پیرس میں طلب کئے گئے تھے اور ایس ڈی سی ای کے سربراہ راست ان سے گفتگو کی تھی۔ غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ سربراہ نے براہ راست تھیں ممبروں کو کسی سلسلے میں ہدایات دی ہوں۔۔۔۔

ریٹا شام سے آئی تھی۔ سارہ عراق سے طلب کی گئی تھی۔

شہپر وزیرستان سے آیا تھا اور فارگو امریکہ سے۔ لبنان سے کیسپر آیا تھا اور اس کا

کے سپرد کی گئی تھی۔ اس کی آنکھیں بڑی جاندار تھیں اور چہرے کی رنگت بھی بڑی دلکش ویسے قد و قامت میں خاصا مردانہ پن پایا جاتا تھا۔ سارہ دراز قد اور کسی قدر فربہ اندام تھی۔۔۔ آنکھیں بوجھل سی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے کچھ ہی دیر پہلے سو کر اٹھی ہو۔۔۔۔۔۔ مسکراہٹ فکر مندی جھلکتی تھی۔۔۔۔ دوسروں کی باتیں خاموشی سے سنتے رہنے کی عادی معلوم ہوتی تینوں مرد طاقتور اور سخت گیر لگتے تھے۔ ان کی ظاہری حالت کسی نمایاں خصوصیت کی نہیں تھی۔ بس عام سے آدمی لگتے تھے۔ شہپر کسی قدر بذلہ سنج بھی تھا۔۔۔۔!

چار بج کر پانچ منٹ پر ریٹا نے اپنے ساتھیوں کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کیبن کی طرف بڑھ انہیں پیراشوٹ اور لباس پہننا تھا۔

کیبن میں پہنچ کر وہ بولی۔ "ٹھیک چار بج کر دس منٹ پر ہمیں باہر ہو جانا چاہئے۔۔۔۔ انسٹرکشن کے مطابق۔۔۔۔"

کی رفتار کے مطابق ہمارے درمیان میلوں کا فاصلہ ہو جائے گا۔" کیسپر نے کہا۔

کے بعد دیگرے نہیں بلکہ ایک وقت باہر ہوں گے۔" ریٹا نے کہا۔

کس طرح ممکن ہو گا۔" شہپر نے حیرت سے کہا۔

نہیں گی۔" ریٹا بولی۔ "اسی کو ممکن بنانے کے لئے ہم اس خصوصی ساخت والے میں سفر کر رہے ہیں۔ ہمارے درمیان صرف اتنا ہی فاصلہ ہو گا کہ۔۔۔۔ پیراشوٹ ایک سے الجھنے نہ پائیں۔ بس اب جلدی سے لباس پہن لو۔!"

نے بڑی تیزی سے پیراشوٹ کے لباس پہنے۔ اس کے بعد ریٹا نے اس بنچ کی جو کیبن میں پڑی ہوئی تھی۔

بنچ پر بیٹھ جائیں گے اور حفاظتی پیٹیاں کس لیں گے۔"

پیٹیاں کہاں ہیں؟" سارہ نے حیرت سے کہا۔

کے نیچے لٹک رہی ہیں۔ عقب سے ہمارے شانوں پر آئیں گی اور سینے پر کراس بناتی کے نیچے چلی جائیں گی۔"

اس بنچ ہمارے نیچے سے نکلنے نہ پائے۔" شہپر ہنس کر بولا۔

صورت میں پیراشوٹ ضرور آپس میں الجھیں گے۔" سارہ بولی۔

فکر نہ کرو۔ پیراشوٹ کھلنے سے قبل ہی ہم ان پیٹیوں سے آزاد ہو جائیں گے اور یہ ہمیں اتنے فاصلوں پر اچھال دے گی کہ پیراشوٹ آپس میں نہ الجھنے پائیں۔"

"میرے لئے بالکل نئی چیز ہے۔" کیسپر نے کہا۔

"پتا نہیں اور کتنی ہی ایسی حیرت انگیز ایجادات سے ہمارا سابقہ نہیں پڑا۔" ریتا نے کہا۔ "بہر حال اب ہمیں بیٹھ جانا چاہئے۔ تم یہاں بیٹھو۔ تم یہاں اور تم یہاں...... تم ادھر......"

انہیں بٹھا دینے کے بعد خود بائیں سرے پر بیٹھ گئی اور حفاظتی پیٹیاں کسی جانے لگیں۔

ٹھیک پونے گیارہ منٹ پر ریتا نے کیبن کی دیوار پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا تھا۔ لوگوں سمیت فرش میں دھنستی چلی گئی۔ اور پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ کھلی فضا میں تھے۔ کے اوپر گذر گیا تھا۔

ادھر حفاظتی پیٹیاں خود بخود کھلیں اور زبردست جھٹکے کے ساتھ وہ ادھر ادھر منتشر ہو کر سے نیچے جانے لگے۔ پیراشوٹ کھلتے ہی پھر جھٹکے لگے۔

انہوں نے دیکھا کہ ان پانچوں کے علاوہ کوئی اور چیز بھی پیراشوٹ کے ذریعے نیچے آ رہی ہے۔ یہ ان کے لئے حیرت انگیز اور نیا تجربہ تھا...... مخصوص فاصلوں سے وہ زمین پر اترے۔ چھٹا پیراشوٹ وہ بڑا اور لمبا صندوق نیچے لایا تھا جس میں ان کا ضروری سامان اور اسلحہ تھا۔ نے خود کو بڑی بڑی چٹانوں سے گھرے ہوئے سطح زمین کے ایک ٹکڑے پر پایا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگے...... اگر یہ سارا عمل کمپیوٹر کی ہدایت کے مطابق نہ ہوتا تو شاید وہ چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو چکے ہوتے۔ خاصی دیر تک وہ گھٹنوں کے بل بیٹھے چاروں طرف دیکھتے رہے پھر ریتا نے کہا۔ "پیراشوٹ لپیٹو...... اور...... یہیں انتظار کرو۔"

"انتظار۔ کس کا انتظار؟" سارہ چونک کر بولی۔

"چیتوں اور تیندووں کا......!" شہپر ہنس کر بولا۔

سارہ نے لاپروائی ظاہر کرنے کے لئے شانے سکوڑے اور ریتا کی طرف دیکھنے لگی۔

"کچھ لوگ ادھر آ کر ہم سے یہیں ملیں گے۔" ریتا نے کہا۔

"موسیو ایم کی دکھائی ہوئی تصاویر میری سمجھ میں تو آئی نہیں۔" کیسپر بولا۔

"کیا تم بھی زیرو لینڈ کے ایجنٹوں سے ٹکرائے ہو؟" ریتا نے پوچھا۔

"نہیں...... صرف نام سنتا رہا ہوں۔"

"اسی لئے تم ان تصاویر پر یقین نہیں کر سکو گے۔"

"میں اس دھاری دار آدمی کو جلد از جلد دیکھنا چاہتی ہوں۔" سارہ نے کہا۔

ریتا کچھ نہ بولی وہ پر تشویش نظروں سے چاروں طرف دیکھے جا رہی تھی دفعتاً فادر گوا نے

"ہمیں جلد از جلد چھولداریاں نصب کر لینی چاہئیں۔"

"میں تم سے متفق نہیں ہوں۔" ریتا بولی۔ "بہتر یہی ہوگا کہ ہم ان چٹانوں میں کہیں کوئی جگہ تلاش کریں جہاں سے دیکھے نہ جا سکیں۔"

"ٹھیک ہے۔!" شہپر بولا۔ "یہاں کھلے میں چھولداریاں نصب کرنا مناسب نہ ہوگا اور پھر ابھی تو نہیں جانتے کہ ہیں کہاں۔"

"اس لئے کوئی غار مل جائے تو اچھا ہے۔" ریتا کچھ سوچتی ہوئی بولی۔

"تم دونوں یہیں ٹھہرو...... ہم دیکھتے ہیں۔" شہپر بولا۔

وہ سامنے والی چٹانوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ریتا بہت زیادہ متفکر نظر آ رہی تھی۔ اس چرمی تھیلے سے چمکدار تاروں کی ایک جھالر سی نکالی اور اسے دائرے کی شکل میں زمین پر کلائی سے گھڑی کھول کر جھالروں والے دائرے کے وسط میں رکھ دی۔ گھڑی کے ڈائل میں ہندسوں کی بجائے گول گول نقطے بنے ہوئے تھے۔ سارہ بھی اسی کے قریب آ بیٹھی اور بڑے گھڑی کے ڈائل کو دیکھنے لگی جس کے دو نقطے یک بیک روشن ہو گئے تھے۔ ریتا نے اس دیکھا جدھر وہ اس کے ساتھی گئے تھے۔ ڈائل پر ٹھیک اسی طرف کا نقطہ روشن ہوا تھا اور یہ والا نقطہ تھا۔

ادھر بھی کسی کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔" سارہ نے دوسرے روشن نقطے کی طرف تین کے ہندسے کی جگہ پر تھا۔

"ہاں ہے تو، ہوشیار رہو۔" ریتا نے کہا اور سارہ نے اپنے تھیلے سے مشین پسٹل نکال لیا جو پچاس فائر کر سکتا تھا۔

◆

کب تک اس طرح چلتے رہیں گے یور ایکسیلنسی۔" جیمسن نے عمران سے کہا۔

"میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے۔" عمران بڑی معصومیت سے بولا۔

وہ ایک جیپ میں سفر کر رہے تھے جس کی باڈی پر دونوں اطراف "محکمہ ارضیاتی تحقیق" تحریر تھا۔ جوزف ڈرائیو کر رہا تھا۔ جیمسن اس کے برابر بیٹھا ہوا تھا اور عمران پچھلی سیٹ پر تھا۔ جوزف اور جیمسن بدستور پچھلے میک اپ میں تھے یعنی جوزف کے چہرے پر داڑھی تھی اور جیمسن بھی نیگرو ہی بنا ہوا تھا لیکن داڑھی اور مونچھیں غائب تھیں۔ اور عمران نے تو میک اپ ہی چھوڑ دیا تھا۔ وہی حماقت انگیز مسکی شکل اور وہی اوٹ پٹانگ باتیں۔ جوزف اور جیمسن کو علم نہیں تھا کہ اب وہ کس چکر میں ہے اور اس کے لئے کون سا طریق کار اختیار کر رہا ہے۔

"جب آپ کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے تو یہیں رک جائیے۔"

"اس سے کیا ہوگا؟"

"ہو سکتا ہے کہ فرشتے ہماری تلاش میں ہوں...!"

"اچھا تو پھر رک جاؤ...!" عمران نے بیزاری سے کہا۔

"کیا واقعی باس۔" جوزف نے بے حد خوشی ظاہر کرتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں ہاں۔ فرشتوں کا معاملہ ہے...!"

"اچھا تو تم فرشتوں کا انتظار کرو اور میں تھوڑا سا آرام کر لوں۔"

"کیوں بکواس کر رہا ہے۔"

"بس یہ تنہائی اور بوتل باس! ایمان ٹوٹ رہا ہے۔" جوزف نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔ اس نے سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک سربند بوتل نکالی تھی اور دانت سے کارک کھینچنے لگا تھا۔

"کسی دن حلق میں پھندا لگ گیا تو مزہ آ جائے گا۔" جیمسن نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"نہ جانے وہ دن کب آئے گا مسٹر.... بہت عرصے سے منتظر ہوں۔"

"ارے مرنا ہی چاہتا ہے تو مجھ سے کیوں نہیں کہتا۔" عمران بول پڑا۔ اس پر جوزف نے آنکھ مار کر مسکرا دیا تھا۔ جب سے اس نے تنزانیہ میں قدم رکھا تھا۔ بے حد خوش مزاج ہو گیا تھا۔ جیمسن تو بعض اوقات حیرت زدہ رہ جاتا۔ اسے یقین ہی نہیں آتا تھا کہ یہ وہی جوزف ہے۔ اب تو اسے اپنے عشق کی داستانیں بھی سنانے لگا تھا۔ لیکن عمران کی موجودگی میں محتاط رہتا تھا۔

عمران نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے سیٹ پر پھیلا کر بغور دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد بولا۔ "بس بھئی ہو چکی۔ یہ تہائی سے ایک گھونٹ زیادہ نہیں ورنہ گردن توڑ دوں گا۔"

"ہو چکی باس۔" جوزف گڑگڑا کر بولا۔ "تو پھر چلوں آگے۔"

"جلدی کرو...!"

انجن دوبارہ اسٹارٹ ہوا اور گاڑی آگے بڑھ گئی.... جیپ ایک کچے راستے پر چل رہی تھی جس کے دونوں طرف اونچی اونچی جھاڑیوں کے سلسلے تھے۔

"جیمسن...!" عمران کچھ دیر بعد بولا۔

"یس یور ہائی نس۔"

"تم پچھلی رات سوتے میں رو رہے تھے۔"

"ہاں شاید۔ لیکن مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ خواب میں کیا دیکھا تھا۔"

"اپنی شادی ہوتے دیکھی ہو گی۔" جوزف نے کہا۔

"کہنے دے۔" عمران غصیلے لہجے میں بولا۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں آنے کے بعد سے تم بہت زیادہ بولنے لگا ہے۔ اس سے پہلے تو دوسروں کی باتوں میں دخل اندازی نہیں کرتا تھا۔"

"آئی ایم سوری باس۔" جوزف یک بیک سنجیدہ ہو گیا۔

"کی گرو کا میدان ادھر کس جانب پڑے گا۔"

"اگر ادھر جانا تھا تو ہم غلط راستے پر نکل آئے ہیں۔" جوزف طویل سانس لے کر بولا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا۔"

"کس طرح بتاتا باس۔ تم تو بس نقشے ہی دیکھتے رہے ہو۔ مجھ سے کچھ نہیں پوچھتے۔"

"اب پوچھ رہا ہوں۔"

"تین میل پیچھے جانا پڑے گا.... اگر پہلے ہی بتا دیا ہوتا تو....!"

"اب بتا دیا ہے۔ گاڑی پلٹا لے.... بکواس سے فائدہ....!"

جوزف نے جیپ پلٹائی اور جیمسن ہنس کر بولا۔ "بڑی عجیب بات ہے۔ وہاں بڑی بڑی طاقتوں کے نمائندوں کی میٹنگ ہو رہی ہے اور ہم یہاں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔"

"پھر آپ کیا چاہتے تھے جناب والا۔" عمران نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"میں سمجھا تھا شاید آپ کی شرکت بھی ضروری ہو۔"

"میں کس کھیت کی مولی ہوں جناب۔"

"اگر نہیں ہیں تو پھر ہم یہاں کیوں پائے جاتے ہیں؟؟"

"یہاں کی حکومت کے مہمان ہیں۔ اگر اپنا مفاد بھی پیش نظر ہوتا تو اسے میزبانی کا شرف ہرگز نہ بخشا جاتا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ آپ ہی کی وجہ سے یہ کانفرنس بلائی گئی ہے۔"

"جنرل کیو کے علاوہ یہاں اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ واقعہ مجھے پیش آیا تھا۔ اور پھر کانفرنس کے سامنے صرف ہیروں کی چابی کا مسئلہ رکھا جائے گا اور زندہ بچ جانے والے پاکٹ کی تصاویر پیش کی جائے گی۔"

"ان تصاویر کے بارے میں کیا کہا جائے گا جو آپ ہی کے توسط سے جنرل کیو تک پہنچی تھیں۔"

"ساہانڈا کے قریب ایک ایسے ہڈیوں کے پنجر کے قریب ملی تھیں جس کا گوشت جانور کھا گئے تھے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"ہڈیوں کا پنجر بے تعبیر بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔"

"خدا کی پناہ..... آپ کی شخصیت اس طرح جدا کی گئی ہے۔"

"چپ..... میری کوئی شخصیت نہیں۔ میں ایک بڑی مشین کا صرف ایک پرزہ ہوں۔"

"لیکن میں تو نہیں ہوں کسی مشین کا پرزہ۔"

"خوش قسمتی ہے تمہاری۔"

تقریباً تیس ہی میل کی مسافت طے کرنے کے بعد جوزف نے اسی راستے کی ایک گاڑی موڑ دی تھی۔ جس کا رخ شمال کی طرف تھا۔

"ادھر کیوں جا رہے ہیں باس۔" جوزف نے سوال کیا۔

"باہر کے کچھ مہمانوں کو ریسیو کرنا ہے۔"

"اس میدان میں.....!" جوزف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیوں.....؟ اس میں کیا دشواری ہو گی۔"

"سب سے پہلی دشواری تو یہ ہو گی کہ اس میدان میں ان کا اترنا ہی ناممکن ہو گا..... ویسے پیدل آ رہے ہوں تو دوسری بات ہے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"وہ ایسی چٹانوں سے گھرا ہوا ہے کہ گاڑیاں وہاں نہیں پہنچ سکتیں۔ ویسے اگر ہیلی کوپٹر سے آ رہے ہوں تو دوسری بات ہے۔"

"ہو سکتا ہے کہ ہیلی کوپٹر ہی سے آ رہے ہوں۔"

"لیکن ہمیں پیدل پہنچنا پڑے گا۔" جوزف بولا۔ "گاڑیاں ان چٹانوں کو عبور نہیں کر سکیں گی۔"

عمران کچھ نہ بولا۔

"کیا آپ نے میرے باس کو واپس بھیج دیا.....!" جیمسن نے پوچھا۔

"یہاں کی آب و ہوا اسے سوٹ نہیں کر رہی تھی۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر بھی کل سے نظر نہیں آئیں۔"

"وہ اپنا فرسٹ ایڈ بکس گھر بھول آئی تھی لینے گئی ہے۔"

"کہاں گئی ہیں؟"

"گھر اور کہاں.....؟"

"یعنی کہ وہ بھی واپس گئیں.....!"

"یہاں کے مچھر بھی اسے پسند نہیں آئے تھے۔"

"تو وہ بھی گئیں۔" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"آپ کو کیا تکلیف ہے؟"

"وہ میری شریک غم تھیں یور ہائینس۔ میری اولاد بھی ضائع ہو جانے کا دکھ تھا انہیں۔"

"ان کی سات پشتوں میں بھی کسی نے دکھ کا نام تک نہ سنا ہو گا۔"

"لیکن، میں آپ سے متفق نہیں ہوں یور ہائینس۔ بڑی درد مند خاتون ہیں۔"

عمران خاموش ہی رہا۔

جیپ ہوٹل سے لائے ہوئے کچے راستے پر ہچکولے لیتی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جوزف کے چہرے پر فکر مندی کے آثار صاف پڑھے جا سکتے تھے۔ کی گو میدان کا نام سنتے ہی اس کی یہ

کیفیت ہو گئی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کچھ کہنا بھی چاہتا ہو۔

"باس۔" وہ تھوڑی دیر بعد بولا۔ "میری بھی ایک بات سن لو۔۔۔"

"ضرور سناؤ۔"

"کی گولو کے میدان میں تم کس سے ملو گے؟"

"تم دیکھ ہی لو گے۔"

"نہیں۔ مجھے پہلے ہی سے معلوم ہونا چاہئے۔"

"کوئی خاص بات۔"

"خاص بات نہ ہوتی تو اس طرح بات کیوں کرتا۔۔۔۔ کیونکہ میں تو حکم بجا لانے والوں سے ہوں۔"

"فرنچ سیکرٹ سروس کے کچھ ممبر ہیں۔"

"کی گولو کے میدان میں؟"

"ہاں وہیں۔۔۔"

"اب یہ بھی بتا دو کہ تمہیں اس کی اطلاع کس سے ملی تھی؟"

"کیوں خواہ مخواہ دماغ چاٹ رہا ہے۔"

"کسی دشمن ہی نے تمہیں کی گولو میدان کی طرف بھیجا ہے۔"

"اور تو مجھے کیا سمجھتا ہے۔"

"نہیں باس۔ خدا کے لئے اس معاملے میں سنجیدگی اختیار کرو۔۔۔۔ پہلے یہ بتاؤ سیکرٹ سروس والوں نے ملاقات کے لئے خود ہی وہ جگہ منتخب کی ہے۔"

"میں نہیں جانتا۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ وہیں ان سے رابطہ قائم کروں۔"

"شاید پھر کوئی مسئلہ ہم پر مسلط ہو گیا ہے۔" جوزف طویل سانس لے کر بولا۔

"جنرل کیو۔ زیرو لینڈ کا ایجنٹ نہیں ہو سکتا۔"

"میں محسوس کر رہا ہوں باس کہ یہاں سب کچھ ممکن ہے۔"

"تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ ہم پھر کسی [illegible] میں پڑنے والے ہیں۔"

"یقین کرو باس۔ میں نے جب سے یہاں قدم رکھا ہے مجھے یہی محسوس ہو رہا ہے

ہر ملک نہ ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہر فرد میں کوئی خبیث روح حلول کر گئی ہو۔"

"انگریزوں کے دور کے لوگ تھے اب کہاں نظر آئیں گے۔ اسی لئے تو اجنبیت محسوس کر رہا ہے۔ خیالاتی اثر ہے۔"

"انگریزوں کے دور میں بھی کوئی اس میدان میں قدم رکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ سلوپاس اور اس کے بھائی گزالی کی روحیں اب بھی اس میدان پر حکومت کرتی ہیں۔"

"میرے پہنچتے ہی بھاگ کھڑی ہوں گی۔۔۔ تم نے شاید چاکا کے بیٹوں کا نام لیا تھا۔"

"ہاں باس تم تو جانتے ہی ہو۔ لیکن گزالی چاکا کا بیٹا نہیں تھا۔ سلوپاس کا دودھ شریک بھائی تھا۔ دونوں نے اپنے بھیڑیوں سمیت اسی میدان میں پناہ لی تھی۔ چاکا کی شکست کے بعد۔۔۔۔ اور پھر غائب ہو گئے تھے۔"

"سینکڑوں سال پہلے کی بات ہے۔" عمران نے شانوں کو جنبش دے کر کہا۔ "مجھے اس میدان کے خطرناک ہونے کا کوئی ٹھوس ثبوت چاہئے۔ بدروحوں اور شیاطین کی بات نہ کرو۔"

"کیا میں گاڑی روک دوں باس؟"

"ٹھوس ثبوت پیش کرنے کے لئے۔" عمران نے حیرت سے کہا۔

"ہاں باس۔۔۔!"

"چلو روک دے تو بھی کیا یاد کرے گا۔"

جوزف گاڑی روک کر عمران کی طرف مڑا اور عمران نے استفہامیہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔

جوزف چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "میرے ملک میں بھی اب تہذیب کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اوہام پرستی کی جڑیں بھی کاٹی جا رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے جنرل کیو نے بھی ان داستانوں کو اب [illegible] کر دیا ہو جو اس میدان سے منسوب رہی ہیں۔ اسی بنا پر اس نے تمہیں ایسا کوئی مشورہ بھی دیا ہو۔ میرا یہ خیال غلط بھی ہو سکتا ہے کہ بر بنائے دشمنی تمہیں وہاں بھیجا جا رہا ہو۔"

"تمہید ختم بھی ہو گی یا نہیں۔" عمران اسے گھور کر بولا۔

"تمہید کے بغیر تم نہیں سمجھ سکو گے باس۔ افریقہ کے باشندے تہذیب یافتہ ہوتے جا رہے ہیں لیکن جن ممالک سے انہوں نے یہ روشنی حاصل کی ہے کیا وہاں بھی ایسے قدامت پسند لوگ نہیں پائے جاتے۔ کیا یورپ میں آج وچ کرافٹ موجود نہیں ہے۔ کیا وہاں اس کے نام پر انسانی

خون کے نذرانے نہیں دیے جاتے۔"

"میں سمجھ گیا..... آگے چلو.....!"

"اس میدان میں زوولو قبائل کی ایک قدیم قربان گاہ واقع ہے اور وہ آج بھی چوری چھپے وہاں انسانی خون کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ ابھی تک اس خطے میں جگہ کا پتہ نہیں چل سکا جہاں یہ رسم ادا کی جاتی ہے۔ انہی چٹانوں میں کہیں پوشیدہ ہے۔ کچھ لوگ اسے ایک بھولی بسری کہانی کہتے ہیں اور کچھ اس پر یقین رکھتے ہیں کہ اب بھی وہاں قربانی کے نام پر انسانی گردنیں کٹ رہی ہیں۔"

"کیا انگریزوں کے..... دور میں اس قربان گاہ کا پتہ لگانے کی کوشش نہیں کی گئی؟"

"کیوں نہیں۔ وہ بھی تھک ہار کر بیٹھ رہے تھے۔"

"تب تو ہمیں جلد کرنی چاہیے۔ کہیں وہ لوگ سچ مچ کسی دشواری میں نہ پڑ جائیں۔" عمران نے کہا۔ "گاڑی اسٹارٹ کرو۔ اگر تم دونوں ان چٹانوں کو عبور کرنا چاہو گے تو تمہیں کچھ نہیں کیا جائے گا۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو باس۔" جوزف تیز لہجے میں بولا۔ "اب سے آگے میں رہوں گا۔ لعنت ہے مجھ پر اگر میں تمہیں وہاں تنہا جانے دوں۔"

جیمسن اس دوران میں ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے؟" عمران نے اسے پوچھا۔

"میں نے بھی کوئی زوولو قربان گاہ نہیں دیکھی آج وہ بھی دیکھ لوں گا۔" جیمسن نے دانت نکال دیے۔

جوزف نے انجن اسٹارٹ کیا ہی تھا کہ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "ٹھہرو جوزف۔ ابھی بند کر دو۔" جوزف انجن آف کر کے عمران کی طرف مڑا۔ وہ تھیلے سے سفری ٹرانسمیٹر نکال رہا تھا۔

"ذرا میں جنرل کیو سے بھی دو باتیں کر لوں۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کر دیا۔

"ہیلو..... فی سکسٹی ایٹ..... ہیلو۔ او زیڈ ایم کالنگ..... سکسٹی ایٹ۔ او زیڈ ایم کالنگ۔"

تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے جواب ملا تھا اور عمران نے کہا تھا کہ وہ جنرل کیو سے

ہو سکے۔

جنرل کیو سے رابطہ ہونے میں بھی کچھ دیر لگی تھی۔

"او زیڈ ایم سر۔" عمران بولا۔ "میں کی کولو کے میدان کی طرف جا رہا ہوں۔ اوور۔"

"کیوں ادھر کیوں جا رہے ہو۔"

"آپ کی ہدایت کے مطابق ان لوگوں سے وہیں تو ملاقات ہونی تھی۔ اوور۔"

"کن لوگوں سے.....؟"

"ایس ڈی سی ای۔ آر فائیو۔ اوور۔"

"میں نے وہ جگہ منتخب نہیں کی.....؟" جنرل کی آواز آئی۔

"تو پھر آپ کے سیکرٹری نے کی ہوگی کیونکہ مجھے اسی کے ذریعے آپ کا پیغام ملا تھا۔

"لیکن اس نے مجھے جگہ کے بارے میں نہیں بتایا" جنرل کی آواز آئی۔

"بہر حال..... وہ لوگ وہاں پہنچ چکے ہوں گے۔ اوور.....!"

"اور اتفاق ہے اس کی شہرت اچھی نہیں ہے..... میں معلوم کروں گا کہ وہی جگہ کیوں منتخب کی گئی.....؟" جنرل کی آواز آئی۔

"اس کا مطلب ہوا کہ آپ وہ جگہ اس کام کے لئے منتخب نہ کرتے۔ اوور.....؟"

"تمہارا خیال درست ہے۔"

"تو فرصت میں اپنے سیکرٹری کو حراست میں لے لیجئے۔ اوور.....؟"

"میں دیکھ لوں گا۔ لیکن تم بہت محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل۔"

عمران نے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کر دیا۔

جوزف نے سب کچھ سنا تھا لیکن کچھ بولا نہیں تھا۔ جیمسن نے پوچھا۔ "کتنے افراد وہاں پہنچے ہوں گے۔"

"پانچ افراد..... تین مرد اور دو عورتیں.....؟"

"عورتیں بھی.....؟" جیمسن اچھل پڑا۔ "اور فرانسیسی عورتیں۔ او مائی گاڈ۔ جلدی کیجئے۔"

"[illegible].....؟"

"چلنا ہی پڑے گا۔" عمران نے پر فکر لہجے میں کہا۔

جوزف نے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی حرکت میں آگئی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ شائد اب زبان نہیں کھولنا چاہتا تھا۔

"آخر یہ عورتیں کیوں؟" جیمسن بڑبڑایا۔

"خاموش بیٹھو....!" جوزف دانت پیس کر بولا۔

"ضرورت پڑنے پر سائلنسر لگے ہوئے پستول استعمال کیے جائیں گے۔" عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔

"بہت بہتر جناب....!" جیمسن بولا۔ "لیکن عورتیں سمجھ میں نہیں آئیں۔"

"کسی شعبے کی اسپیشلسٹ ہوں گی۔ لیکن تمہیں ان کے لئے زیادہ فکرمند نہ ہونا چاہئے۔ مغرب کی عورت اپنا تحفظ کر لیتی ہے۔"

"یہ عورتوں کی باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے باس۔" جوزف بولا۔ "کیا اس وقت تمہارے پاس وہ ربڑ ماسک موجود ہے جو تم نے یہاں آنے سے قبل تیار کرائے تھے۔"

"ہیں تو.... پھر؟"

"ایک اپنے چہرے کے لئے منتخب کر لو اور اسی کی رنگت سے مناسبت رکھنے والے دستانے بھی نکال لو۔ کم از کم دور سے تو تمہیں افریقی ہی نظر آنا چاہئے ورنہ کوئی نہ کوئی بھی تمہارا راستہ ضرور روکے گی۔ اس میدان میں کسی غیر افریقی کو برداشت نہیں کیا جاتا۔"

"بہت دیر بعد تو نے کوئی ڈھنگ کی بات کی ہے۔" عمران نے کہا اور ایک بیگ میں ہاتھ ڈال کر سیاہ رنگ کے کچھ ربڑ ماسک نکالے اور ان میں سے ایک ماسک الگ کر لیا۔ ایک جوڑی بھی نکالی جس کی انگلیوں پر ناخن بھی لگے ہوئے تھے۔

پھر ذرا ہی سی دیر میں وہ بھی انہی کی طرح کوئی سیاہ فام افریقی نظر آنے لگا۔

"اب اتنا تو ہوگا کہ وہ جھگڑا شروع کرنے سے پہلے دو چار باتیں بھی کریں گے۔" جوزف نے کہا۔

"ابھی کتنا فاصلہ باقی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ پانچ میل۔"

"جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔"

دفعتاً ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور جیسے ہی عمران نے ریسیور کا سوئچ آن کیا آواز آئی۔

"ہیلو زیڈ ایم.... ہیلو ہیلو زیڈ ایم....!"

"گو زیڈ ایم....!" عمران نے ٹرانسمیٹر سوئچ آن کر کے کہا۔

"جنرل کیو کا پیغام نوٹ کرو.... اوور....!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"گو کے.... اسٹارٹ.... اوور....!" عمران نے کہا۔

"وہ لوگ لینڈ کر چکے ہیں انہوں نے یہ معاملہ خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ متعلقہ سیکرٹری ہو گیا ہے۔ بہت تشویشناک ہے.... اوور اینڈ آل۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

عمران نے سوئچ آف کر دیئے اور جوزف سے بولا۔ "گاڑی اور تیز چلاؤ۔"

"وہ تو ٹھیک ہے باس لیکن وہاں پہنچ کر بھی کچھ وقت صرف کرنا پڑے گا۔ یہ دیکھنا اور بھی ہو گا کہ کہاں سے وہ چٹانیں عبور کی جاسکیں گی۔"

"تو پھر سب کچھ ناممکن ہو جائے گا۔" جیمسن نے کہا۔ "کیونکہ اندھیرا پھیلنے میں اب زیادہ دیر نہیں لگے گی.... سورج غروب ہونے والا ہے۔"

عمران کی آنکھوں میں تشویش کے آثار صاف پڑھے جاسکتے تھے۔ جوزف نے حتی الامکان جلد سے جلد وہاں پہنچنے کی کوشش کر ڈالی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان چٹانوں کے قریب کھڑے تھے جنہوں نے کئی کلو میٹر میدان کا احاطہ کر رکھا تھا۔

"میں آگے چلوں گا باس۔" جوزف نے کہا۔ "اگر کسی سے مڈبھیڑ ہوئی تو بات بھی میں خود ہی کروں گا۔ کتنا اچھا ہوتا اگر تم بھی فوجی وردی میں ہوتے۔"

"اب آگے بھی بڑھو۔" عمران اسے گھونسہ دکھا کر بولا۔

جوزف اور جیمسن مقامی فوجی وردی میں تھے اور عمران کے جسم پر سادہ لباس تھا۔

جوزف نے چٹانوں کو عبور کرنے کے لئے ایک جگہ منتخب کی اور وہ چل پڑے۔

"اس وقت تو میں سوچ رہا ہوں کاش ہم بندر ہوتے۔" جیمسن نے کہا۔

جوزف چلتے چلتے رک گیا....

"کیا دماغ تو نہیں چل گیا؟" وہ جیمسن کو گھورتا ہوا بولا۔

"کیوں بھائی۔ کون سا قصور سرزد ہوا ہے مجھ سے۔" جیمسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کسی مہم پر روانہ ہونے سے قبل اس منحوس جانور کا نام نہیں لیا کرتے۔"

"آگے بڑھو خدا کے بندے.....!" عمران بے بسی سے بولا۔

راستہ دشوار گذار ثابت ہو رہا تھا۔ بڑی مشکل سے کسی جگہ قدم جم سکتے تھے۔ جیمسن تو دو ہو جاتا۔ دفعتاً جوزف نے بہت اونچی آواز میں گانا شروع کر دیا۔ عمران نے آنکھیں پھاڑ کر پہلے اسے دیکھا پھر جیمسن کی طرف دیکھنے لگا۔ جیمسن نے شانے سکوڑے تھے۔

لیکن وہ اپنی مادری زبان میں تو نہیں گا رہا تھا۔ عمران کو سواحلی آتی تھی۔ جیمسن شاید کچھ کہنے والا تھا لیکن عمران نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

خاصی جدوجہد کے بعد وہ اوپر پہنچ سکے اور اب یہاں سے نیچے اترنے کے لیے کوئی مناسب جگہ تلاش کرنی تھی۔ جوزف اب بھی اسی طرح گائے جا رہا تھا اور ان دونوں میں سے کسی کی طرف بھی متوجہ نہیں تھا۔

"آخر چکر کیا ہے؟" جیمسن نے سرگوشی کی.....

"شاید پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔" عمران بڑی معصومیت سے بولا۔

"کہیں اس کا دماغ تو نہیں چل گیا ہے؟"

"دعا کرو اس کے حق میں..... فضول باتوں میں کیا رکھا ہے۔"

جوزف ہی نے دوسری جانب نیچے اترنے کے لیے ایک جگہ منتخب کی تھی اور اس کی طرف توجہ دیے بغیر چل پڑا تھا۔ عمران بڑے غور سے اپنے گردوپیش کا جائزہ لیتا ہوا نیچے اتر رہا تھا۔

"وہ دیکھیے..... ادھر....." جیمسن ایک طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "وہ پتھروں کے معلوم ہوتے۔"

اس نے میدان میں ایک جانب اشارہ کیا تھا۔ عمران رک کر ادھر ہی متوجہ ہو گیا۔ دوربین نکالی اور اسے آنکھوں کے سامنے لاتے ہی بولا۔ "اوہو تو وہ پہنچ گئے ہیں ہوئے پیرا شوٹ معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ اور سامان بھی ہے۔ لیکن وہ ہیں؟؟"

جیمسن نے بھی اس کے ہاتھ سے دوربین لے کر ان اشیاء کا جائزہ لیا۔ لیکن

رکا نہیں تھا۔ جوزف بدستور گاتا ہوا نیچے اتر رہا تھا۔

"کاش اس کے دماغ کے کیڑے بھی یہ دوربین دکھا سکتی۔" جیمسن بولا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ چلو آگے بڑھو۔" عمران اس سے دوربین لیتا ہوا بولا۔

"بہت بہتر جناب! لیکن مجھے اس پر ترس آ رہا ہے۔ پاگل ہونا تھا تو وہیں ہو جاتا۔ آخر اپنے وطن پہنچ کر کیوں پاگل ہوا؟؟"

"کیا ہم اسی مسئلے پر غور کرنے کے لیے یہاں اکٹھا ہوئے ہیں؟" عمران نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں خاموشی سے چلو۔"

وہ نیچے بھی پہنچ گئے۔ لیکن وہ پانچ افراد کہیں نظر نہ آئے جن کا سامان وہاں پڑا ہوا تھا۔

جوزف نے اب خاموشی اختیار کر لی تھی۔ اور کسی شکاری کتے کی طرح چوکنا ہو کر چاروں نظریں دوڑا رہا تھا۔

"یہ تو ثابت ہو گیا کہ وہ لوگ یہاں پہنچ چکے ہیں۔" عمران بولا۔

"اب کہیں اور پہنچے ہوں گے باس۔" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "انہیں یہاں مشورہ نہیں بلکہ خودکشی کا مشورہ دیا گیا تھا۔"

"بکی ہوا ہو..... یہاں سے اس وقت تک واپس نہ جاؤں گا جب تک ان کا سراغ مل جاتا۔" عمران فیصلہ کن لہجے میں بولا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔"

"ایک تم پر گانے کا دورہ کیوں پڑا تھا؟" جیمسن پوچھ بیٹھا۔

"وہ زبان میں موت کا گیت تھا۔"

"تو کیا تمہیں یقین ہے کہ یہاں سے واپس نہ جا سکو گے۔"

"میں آگے آنے والا کون ہوتا ہوں۔ زندگی اور موت دونوں اوپر والے کے اختیار میں ہیں۔"

"تم وہ گیت کیوں گا رہے تھے؟" جیمسن نے سوال کیا۔

"قدیم سے یہ گیت قربان گاہوں پر گایا جاتا ہے۔ اگر کوئی زندہ ان میں نظر آ گیا موت کا رقص کرتے بھی دیکھ سکو گے۔"

"وہ گیت ہمیں نہیں بلکہ انہیں لوگوں کو سنا رہے تھے جن سے سابقہ پڑنے والا ہے۔"

"یہی سمجھ لو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ سامنے نہیں آئیں گے۔"

"اور ہم تمہارے اسی گیت کی وجہ سے محفوظ رہیں گے۔"

"چلو تم سمجھے تو...!" جوزف پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

اس دوران میں عمران اس بڑے صندوق کو کھول کر اس کا جائزہ لیتا رہا تھا جو انہیں [illegible] کے قریب پڑا ملا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے صندوق کا ڈھکنا بند کر دیا اور جوزف کی طرف مڑ کر بولا۔ "[illegible] انہیں لوگوں کا سامان ہے۔ لیکن آخر...!"

"خاموش باس۔" جوزف آہستہ سے بولا۔ "میں خطرے کی بو سونگھ رہا ہوں۔ لیکن خدا کے لیے مجھے بات کرنے دو باس۔ ورنہ یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا۔"

"واپسی ویسے بھی ناممکن ہو گی مسٹر جوزف گوشا..." عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک... کیا مطلب...؟"

"میں اس قربان گاہ کو ضرور تلاش کروں گا جس کا سراغ انگریزوں کو بھی نہیں ملا تھا۔"

جوزف کچھ نہ بولا۔ لیکن جیمسن کے پتلے پتلے ہونٹ اس طرح کپکپانے لگے تھے جیسے جذبے کے اظہار کو روکنے کی کوشش کر رہا ہو...

دفعتاً عمران تیزی سے ایک جانب بڑھا اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔

جیمسن نے بھی اس کے قریب پہنچنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ لیکن جوزف جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔

جیمسن نے دیکھا کہ چند درختوں کی ایک جھاڑ کے درمیان رکھی ہوئی ایک [illegible] عمران کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی... جیمسن بھی بالکل اسی کے سے انداز میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور جھک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا یہ کوئی ٹوٹکا ہے یور ہائینس؟" اس نے آہستہ سے پوچھا۔

"نہیں یہ ہیبش ڈنگو ہے۔ فرانس کی سیکرٹ سروس والوں کی ایجاد... شاید انہیں [illegible] ہو گیا تھا کہ وہ گھیرے جا رہے ہیں۔ ورنہ اسے کیوں استعمال کرتے۔"

"اور شاید پھر اسے اٹھا لینے کا بھی موقع نہیں مل سکا تھا بیچاروں کو... یا انہیں [illegible]

ں کا کیا حشر ہوا ہو۔" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

عمران نے جوزف کو آواز دی۔ وہ فوجی انداز میں ایڑیوں پر گھوما اور بے تکے قدم اٹھاتا ہوا پاس پہنچ گیا۔

ادھر دیکھو...!" عمران نے ڈنگو کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

دیکھ رہا ہوں باس۔ لیکن یہ ہے کیا؟"

ش ڈنگو... ان لوگوں نے اسے استعمال کیا تھا لیکن پھر اسے اٹھا بھی نہیں سکے

لوگوں سے سابقہ پڑا ہے وہ اپنے ہی جیسی پاس جنگلی کی سی سرعت سے اپنا کام کرتے ہیں۔" ادھر دیکھو... یہ تین کے ہندسے کی جگہ کا نقطہ ہے... صرف یہی نقطہ روشن نظر اس کا یہ مطلب ہوا کہ اسی کی سیدھ میں یا اس کے ادھر ادھر کے تین تین درجے کے اندر کوئی موجود ہے۔"

بہت اچھا ہوا باس کہ سمت کا پتہ چل گیا۔" جوزف خوش ہو کر بولا۔

یہ...؟" جیمسن اسے گھورتا ہوا بولا۔ "ہے ہمت اس سمت جانے کی؟"

بھائی! میں بہت بزدل ہوں... تم اپنی فکر کرو۔" جوزف نے یہ کہہ کر گانا شروع

کے نام پر باپا۔" جیمسن نے کہا اور ہنس پڑا۔ عمران نے سمت کا تعین کر کے ڈنگو رومال میں باندھ لیا۔ درختوں والی جھاڑ تہہ کر کے جیب میں رکھ لی۔

گاتا ہوا آہستہ آہستہ اسی طرف بڑھنے لگا جدھر ڈنگو نے اشارہ کیا تھا۔ جیمسن اس اور عمران اس سے کسی قدر فاصلے سے چل رہا تھا۔ دراصل اپنے عقب میں بھی نظر ہنگامی طور پر ڈنگو ہی پر انحصار کر لینا اس کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔

جوزف چلتے چلتے رک کر عمران کی طرف مڑا اور بولا۔ "مجھے تنہا ہی جانے دو لوگوں میں کہیں ٹھہرو... اور اجازت دو تو میں یہ اپنا افریقی والا ماسک اتار کر اصلی شکل

کیا ہو گا؟"

"نہ جانے کیوں رہ رہ کر خیال آ رہا ہے کہ میں یہ ماسک اتار دوں۔ مجھے ان کے سامنے ی شکل میں جانا چاہئے۔"

"کوئی فرق نہیں پڑتا..... جو دل چاہے کرو..... لیکن میں یہاں رک کر کیا کروں گا شو زبان نہیں آتی۔ اگر کسی نے تیری عدم موجودگی میں مزاج پرسی کی تو جواب کیسے دوں گا"

"اچھا تو پھر چلو۔" جوزف بے بسی سے بولا۔ "لیکن میں تمہیں بتاؤں کہ یہ لوگ بھی شو نہیں بول سکتے۔ یہ سارے گیت تو مقدس سمجھے جاتے ہیں اور بس انہیں یاد کر لیے گئے بالکل اسی طرح جیسے تمہارے ملک کی اکثریت عربی نہیں سمجھ سکتی لیکن مقدس کتاب اسے زبانی یاد ہے۔"

"میں سمجھ گیا تو یہ سواحلی ہی بولتے ہیں۔"

"اور کیا باس! تم یہاں ٹھہرنا چاہو تو ٹھہر جاؤ۔"

"نہیں۔ تینوں ساتھ ہی رہیں گے۔ آخر تو یہ کیوں چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ نہ"

"کچھ نہیں باس۔ یہ بہر حال میرا وطن ہے معلوم نہیں وہاں ان چٹانوں میں تمہیں کیا مضحکہ خیز چیزیں نظر آئیں اور مجھے شرمندگی اٹھانی پڑے۔"

جیمسن ہنس پڑا لیکن عمران جلدی سے بولا۔ "مجھے اپنے یہاں کی بھی بہتیری چیزیں خیز لگتی ہیں۔ نئے لوگوں کو پرانی چیزیں ہمیشہ سے مضحکہ خیز لگتی چلی آئی ہیں۔ کوئی نہیں۔"

"تب تو ٹھیک ہے باس! ضرور چلو..... لیکن میں یہ ماسک اتار رہا ہوں۔"

وہ پھر چل پڑے اور جیمسن نے عمران سے کہا۔ "ہم اسی روشن نقطے کی سیدھ میں ہیں لیکن آپ نے اس نقطے کے ادھر ادھر تیس تیس درجے کے زاویوں کی بات اس طرح تو اوپر پہنچ کر ہمیں خاصے بڑے رقبے کی چھان بین کرنی پڑے گی۔"

"ہاں..... یہ بات تو ہے اوپر کسی مناسب جگہ پہنچ کر دوبارہ [illegible] استعمال کروں گا"

"کیا اونچائی پر پہنچے ہوئے پر کارآمد نہیں رہتا۔"

"یہی دشواری ہے کسی مسطح جگہ پر ہی بھار کے دائرے میں کارآمد ہوتا ہے۔"

"لیکن میرا خیال ہے کہ بھار اس سے علیحدہ ہی تھی۔"

"نہیں بھار سے منسلک ایک باریک سا تار اس کی چوٹی سے بندھا ہوا تھا۔"

"بڑی عجیب ایجاد ہے۔"

"یہ لوگ اپنے کاموں میں آسانیاں پیدا کرنے کیلئے اس قسم کی ایجادات کرتے ہی رہتے ہیں۔"

"لیکن یور ایکسی لینسی ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔" جیمسن ناک بھوں پر زور دیتا ہوا بولا۔ "وہ لوگ ان کا سامان بھی ساتھ کیوں نہیں لے گئے۔"

"جب ادھر کوئی آتا ہی نہیں تو سامان بہر حال محفوظ ہے۔ جب چاہیں گے اٹھا لے جائیں گے۔ ان کے سامان میں اسلحہ بھی شامل ہے۔"

جوزف ایک جگہ رک گیا۔ اب بھی گا رہا تھا۔ لیکن ساتھ ہی کسی شکاری کتے کی طرح ادھر ادھر بھی دیکھے جا رہا تھا۔

وہ خاصی اونچائی پر پہنچ چکے تھے۔ دفعتاً اس سے بھی کسی قدر اونچائی سے آواز آئی۔ "جہاں ہو وہیں ٹھہر جاؤ۔ تم سب نشانے پر ہو۔"

یہ جملہ سواحلی زبان میں ادا کیا گیا تھا۔ جوزف نے گانا بند کر دیا اور آواز کی سمت دیکھنے لگا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھی اوپر اٹھا دیئے تھے اس کی تقلید ان دونوں نے بھی کی۔

"تم لوگ کون ہو اور تمہیں یہاں آنے کی جرات کیسے ہوئی؟" اوپر سے پوچھا گیا۔

"قانون کے نام پر۔" جوزف اونچی آواز میں بولا۔ "ہم متبرک گیت گاتے ہوئے ان حدود میں داخل ہوئے ہیں۔"

"اسی لئے یہاں تک آ پہنچے ہو۔ کیا چاہتے ہو؟" آواز آئی۔

"غلطی سے کچھ سرکاری مہمان یہاں اتر گئے ہیں۔ ان کی واپسی مطلوب ہے۔"

"سرکاری مہمان اوپر سے نہیں اترا کرتے۔" آواز آئی۔

"نازک حالات ہیں..... اس لئے یہ بھی ممکن ہے۔"

"عورتوں کا فوج میں کیا کام؟"

"وہ کتوں کو تربیت دینے کے لئے بلائی گئی ہیں۔" جوزف نے کہا اور عمران نے طویل سانس لی۔

"اچھی بات ہے۔ صرف تم ہی اوپر چلے آؤ۔ تمہارے سامنے جو کٹاؤ ہے اس سے بائیں

جانب مڑ جاتا۔ "تم [illegible]" [illegible]

عمران [illegible] جانتا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے ساتھ لے جائیں گے۔"

"[illegible] صورت میں ان کی [illegible]"

"تم [illegible] ان سے واقف ہو گے کہ حالات [illegible] [illegible]

جو [illegible] ان چٹانوں کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مکالمات ان کے پلے نہیں پڑے تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے افراد کے ملبوسات سے مختلف تھے۔

"تم تینوں ایک ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔" ان میں سے ایک نے کہا۔

[illegible]

"[illegible] یہاں [illegible]"

"اچھی بات ہے۔" [illegible] عمران اور جیمسن سے [illegible]

ذمہ دار تم خود ہو گے۔"

"اس دروازے میں [illegible]"

[illegible]

دروازے میں [illegible] عمران نے جیمسن [illegible] پیچھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گئے تھے۔

[illegible]

نکل رہے تھے۔

[illegible]

ان چٹانوں کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ذرا سی بھی بات کرو [illegible]

[illegible] سو سال سے یہاں صرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"یہ ہو گا [illegible]"

[illegible] میدان [illegible]

[illegible] قریب بھی نہ آنے [illegible]

[illegible] آسمانی [illegible]

عمران نے [illegible]

[illegible]

"آپ [illegible]؟" عمران نے [illegible] مخاطب کیا۔

"نہیں [illegible]" وہ عورت بولی۔

"تمہارے [illegible] تمہیں اس کا علم بھی نہیں تھا۔ [illegible] تھے جو یہاں سے [illegible] واقف ہو۔"

"ہم مشرقی افریقہ سے [illegible] ہیں۔" عورت [illegible]

"اسی لئے [illegible] میدان میں [illegible]"

[illegible] میدان [illegible] "تمہیں [illegible] علم [illegible] جانتے۔"

"اب یہ [illegible] تمہیں قربان [illegible] جائے گا۔"

[illegible]

[illegible] حکومت [illegible]

[illegible] تب جب چاہیں اس کا تختہ الٹ دیں.....!"

[illegible]

[illegible] ہو۔"

[illegible]

قیدیوں سے بھرا ہوا۔

[illegible]

ہیں۔ کیا ہمارے یہاں باصلاحیت آدمیوں کی کمی ہے؟"

[illegible]

[illegible]

ہم اجنبیوں سے اپنے پروگرام کے بارے میں بات نہیں کرتے

[illegible]

"عوام کی مدد کے بغیر بھی ہم جب چاہیں حکومت پر قبضہ کر لیں۔"

"تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو؟"

ٹھیک اسی وقت [illegible]

[illegible]

"یہ کیا ہے...؟" جوزف اچھل پڑا۔

[illegible]

[illegible]

"کیا یہ کسی مشینی عمل کے تحت ہوا ہے؟"

"اور کیا تم اسے جادو کا کرشمہ کہتے ہو" [illegible] نے قہقہہ لگایا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] نے اشارہ کر کے کہا۔

[illegible]

[illegible] ہیں۔"

[illegible]

[illegible] تم اتفاق ہی کہہ لو" جوزف بولا۔

[illegible]

[illegible] کس نے کی تھی؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی اطلاع [illegible] میں ابھی [illegible] کہ تم [illegible] سے ساتھ لے [illegible] سکتی ہے۔ [illegible] متعلق [illegible] جواب دے کر وہاں سے چلا گیا۔

"[illegible]" اس نے پوچھا۔

"ابھی نہیں۔" عمران نے جواب دیا۔

"[illegible]"

"[illegible]" عمران سے پوچھا۔

"[illegible]" عمران نے جواب دیا۔

"جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ [illegible] ہم افریقی [illegible] ہیں۔"

"[illegible]"

"آپ [illegible] کا انتظام کرتے [illegible]"

"اب تو [illegible] ہوگا؟"

"اب [illegible] تھے۔"

"[illegible] خیال ہے"

"[illegible] صورت میں [illegible] خیال [illegible] ہو جاتا ہے۔ تم [illegible]"

"[illegible] نہیں ہے"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible] انھیں ان کی آمد کی خبر کیسے ہوتی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] ان لوگوں کے لئے بھی نہیں ہے۔ [illegible] کی طرف تھا۔

[illegible] سے کہا۔

"[illegible] قیدیوں کی حیثیت سے یہاں رکھے جاتے ہیں۔"

[illegible] ذاتی طور پر [illegible] اس فیصلے سے متعلق نہیں ہوں۔"

"[illegible] اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"[illegible] جاتی۔"

"[illegible] تم [illegible] ہو؟"

"آپ کے [illegible] میں مر جاؤں گا۔ [illegible] میرا ارادہ ہے۔"

[illegible]

[illegible] اب [illegible] ان پر تنگ ہو گئی تھی۔

[illegible] "تم [illegible] ہو لیکن [illegible]"

"[illegible]"

"[illegible] کیا جاؤ؟"

"[illegible] جادو کے زور سے [illegible] غائب ہو جاتا ہے؟"

"[illegible] کیا ہے؟"

"[illegible] تعلق ہے۔"

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible] کیا ہے؟"

[illegible] اور [illegible] وجوہات کی بنا پر مجھ پر بہت مہربان ہے۔"

"میں وہ وجوہات بھی معلوم کرنا چاہوں گا۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور اپنے ہاتھ اٹھا کر [illegible]"

عمران چپ چاپ دوسری طرف چلا [illegible] اشارہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسری طرف جیمسن اور جوزف [illegible]

[illegible] میں سے ایک کو [illegible] کرنی پڑی۔

[illegible] ان کی زبان ہے۔"

[illegible] جوزف نے جواب دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سمجھتے ہو کہ یہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور دیکھو تو پچھتانے کے لئے زندہ نہیں رہو گے۔"

[illegible] جیمسن پستول [illegible]"

[illegible]

[illegible] جیمسن اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"کیا کرو گی [illegible]"

"اس سے کیا فائدہ ہو گا؟"

"بیکار [illegible] وقت [illegible] نہیں تھا [illegible]

تھیں۔ اس [illegible] نہیں تھا [illegible] آسانی سے [illegible]

[illegible] طرف [illegible] ہو گئی تھی جس سے [illegible]

[illegible] رہی تھیں۔ [illegible]

تم انہی میں سے ہو جن سے ہمیں ملنا تھا؟"

"تمہارا خیال درست ہے۔" عمران نے کہا۔

"شناخت؟"

"[illegible]"

"درست۔ [illegible] کے لئے [illegible] ہوتی ہوئی۔ عمران نے [illegible]

ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔ [illegible] کی گرمجوشی کا مظاہرہ نہ ہوئے۔

"لیکن" [illegible] کسی قدر تذبذب کے ساتھ کہا۔ "مجھے بتایا گیا تھا [illegible]

ہوں گے۔"

"ہم [illegible] ہی ہیں۔" عمران بولا۔

"مگر [illegible] ہی میں ہے۔"

"میں [illegible] ہوں اور نہ [illegible]"

"تو پھر [illegible] ہی ہو سکتے ہو۔"

"یہ بھی غلط ہے۔ [illegible] سے [illegible]

اور جوزف نے [illegible] میں بولا۔ "[illegible]"

[illegible] عمران [illegible] نظر اس سے [illegible] تھا۔ اور جوزف سے [illegible]

کے ہاتھ جھٹک دیئے۔ [illegible] ناک سے [illegible]

گیا تھا جیسے اس نے [illegible] سے [illegible] کر کہا "اس کے باوجود بھی تم [illegible]

گے۔"

اور جوزف کی طرف [illegible] بولا "یہ [illegible] سے [illegible]

[illegible]"

"[illegible]" جوزف نے عمران کی طرف دیکھ [illegible] کہا۔ "[illegible]

[illegible]"

"تم [illegible] ہو۔ تو [illegible]

"اور [illegible]" جوزف نے [illegible] پوچھا

"فضول باتوں میں وقت [illegible]" عمران نے جوزف سے کہا۔

"یہ خود کو [illegible]......؟"

"[illegible] یہاں سے [illegible] نہ کرے۔"

[illegible] ہم [illegible] جب تمہارا

ناقابل برداشت ہو جائے گا تو ہم مر جائیں گے۔"

[illegible]......؟" جوزف نے [illegible] کر پوچھا

"[illegible] مجھے [illegible] تو بہتر ہو گا۔" [illegible]

"[illegible] شروع ہو گئے۔" عمران نے [illegible] کا مظاہرہ [illegible]

"میں نے تمہارے آپریشن روم کو [illegible] ہے۔ البتہ [illegible]

[illegible] قائم ہو سکے گا۔"

"[illegible] سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"[illegible] مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

"[illegible] نہیں۔ جب چاہو [illegible] سکتے ہو۔"

"[illegible] سمجھتے ہو کہ تمہارے آدمی [illegible]"

[illegible] ہم یہ ضرور جانتے ہیں [illegible] کی [illegible] سے نکلنے

[illegible] سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی [illegible] سے [illegible]

کے کام آ سکیں گے۔"

[illegible] کے بعد [illegible] مقاصد کے حصول [illegible] جائے گے۔

تم نہیں جانتے [illegible] قوانین [illegible] سے اچھی طرح واقف ہو۔"

"ان کے بارے میں معلوم [illegible] جیل میں ان سے [illegible]

"تمہارے متعلق [illegible]

[illegible]

"بات [illegible]" [illegible] بولا۔ [illegible]

[illegible] اس کے بعد اطمینان سے [illegible] پوشیدہ رہ گئی ہے۔"

"مجھے سوچنے دو....!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"تم [illegible] اپنے ہاتھوں کا [illegible]"

"کیا قصہ ہے....؟" [illegible] نے عمران سے پوچھا۔

"ہمیں [illegible] راستہ خود ہی تلاش [illegible] دیں گے۔"

"میں اگلوا لینے کے طریقے جانتا ہوں۔"

"میں خود بھی جانتا ہوں لیکن [illegible] یقین سے [illegible] ہیں [illegible] کو [illegible] سے قطعی طور پر خالی کر [illegible]

"تم ٹھیک [illegible] کا تجربہ [illegible]

"لیکن اس ملک کے لوگ تو برطانیہ کی غلامی سے آزاد ہو چکے ہیں۔" [illegible]

"ٹھیک ہے لیکن اب یہ لوگ اتنے بھولے بھی نہیں ہیں۔ [illegible] جانتے ہیں کہ اب ان پر اقتصادی امداد کا جال پھینکا گیا ہے [illegible] جکڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔" عمران نے کہا۔

"بھئی مسئلہ یہاں سے نکلنے کا ہے [illegible] قومی سیاست کا نہیں۔ [illegible]"

عمران نے سر ہلا کر کہا۔ "اور کیا... اور کیا...!"

"پہلے کس پر فائر کروں باس۔" جوزف نے اپنا مشین پسٹل [illegible]

"ٹھہر جاؤ۔" دفعتاً ان میں سے ایک چیخا [illegible] کی جانب [illegible]

[illegible] نہیں وہ کہتا رہا۔ "میں خود کشی بھی سوچتا رہا ہوں [illegible] بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ بھی [illegible] فاسق ہیں۔ وہ ہم پر ترس کھا سکتے ہیں نہیں۔ [illegible]"

"تم اس ملک کے خطرناک ترین آدمی ہو۔" عمران بولا۔

"کیوں بکواس [illegible]" سرغنہ اپنے آدمی کو گھورتا ہوا بولا۔

"اسے یہاں سے لے جاؤ۔" عمران نے جوزف سے کہا۔

اس کا اشارہ سرغنہ کی طرف تھا۔

جوزف آگے بڑھا ہی تھا کہ سارے [illegible] آدمی پر ٹوٹ پڑے [illegible] تھا۔ ان کے [illegible] ہاتھ بندھے گئے تھے [illegible] آزاد تھے اور پھر جتنی دیر میں [illegible] بچانے کی کوشش کرتے انہوں نے اس کو ختم ہی کر دیا۔ کسی نے [illegible] کام تمام کر دیا تھا۔

[illegible] نے ایک احمقانہ قہقہہ لگایا [illegible] دیر تک ہنستا رہا پھر بولا۔

"اب ان جیالوں کی زبان کون کھلوا سکے گا۔"

[illegible] عمران کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولا۔ "میرا خیال ہے کہ [illegible] پھر ہم اطمینان سے راستہ تلاش کریں۔"

"ضرور [illegible]!" عمران سر ہلا کر بولا۔ وہ دوسرے [illegible] تشویش نظروں سے [illegible] تھا۔ دفعتاً اس نے [illegible] کہا۔ "ان پانچوں نے [illegible] کیا تم میں [illegible] کو میری رائے سے اختلاف ہے؟"

[illegible] نے یہ سوال اپنے ساتھیوں اور پانچوں فرانسیسیوں سے کیا تھا۔

"نہیں ابھی اس سے اختلاف نہیں ہے۔" [illegible] بولا۔ "لیکن ہم [illegible]"

"[illegible] تو پھر میں ان پانچوں کو [illegible] موت دیتا ہوں۔ جوزف ان میں سے ایک کے ہاتھ [illegible] اور اس سے اس کی آخری خواہش بھی پوچھ لینا۔"

[illegible] کہتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ یکایک [illegible] عمران کی کمر سے [illegible] کر مڑا اور [illegible] کے ہاتھ میں [illegible] دیکھ کر [illegible] طویل سانس لی۔

"[illegible] تمہارے دل میں کیا ہے؟" اس نے ریتا سے سوال کیا۔

جوزف اور جیمسن [illegible] ہو گئے

"[illegible]" ریتا عمران کو گھورتی ہوئی بولی۔

"تمہیں اس وقت [illegible]" جیمسن [illegible] بولا۔ عمران تو خاموش [illegible] ریتا کے تینوں ساتھیوں نے بھی ریوالور سیدھے کر لیے۔

عمران نے چپ چاپ [illegible] اور آہستہ سے بولا۔ [illegible]

"تو تم [illegible] نہیں ہو۔"

"[illegible]" عمران [illegible]

"[illegible]" [illegible] جیمسن سے [illegible] "تمہاری آواز [illegible] ہے [illegible]"

[illegible] جوزف سے بولا۔ "اب تم [illegible] ہوں [illegible] تک [illegible] ہو گا۔"

جوزف [illegible] بولا۔ عمران نے [illegible] حماقت [illegible] ہو گئی تھی [illegible] جا رہا تھا۔

"چلو [illegible] تم دونوں ایک کنارے بیٹھو۔" عمران نے جوزف اور جیمسن سے [illegible] بھی لوگ سب بیٹھ [illegible]"

وہ خود بھی وہاں سے ہٹ کر [illegible] کے قریب جا [illegible] جیمسن اور [illegible] ہو گئے۔

"یہ کشتیاں [illegible] کے قابل نہیں ہوتیں۔" جوزف [illegible]

"دوسری [illegible] معلوم ہوتی ہے۔ بس ذرا سی [illegible]" جیمسن [illegible]

"میں تو کہتا ہوں [illegible] چپ چاپ راستہ تلاش [illegible]"

"[illegible] تو اکیلی ہی آئیں [illegible] تین [illegible] مردوں کو بھی ساتھ لانے کی [illegible]

[illegible] سے پہلے

عمران کچھ نہ بولا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس معاملے سے بالکل ہی [illegible] ہو گیا ہو۔

"[illegible] اور [illegible] سے ایک [illegible] ہے" عمران [illegible] پوچھ گیا۔ جوزف اور [illegible] نے [illegible] دوسری طرف [illegible]

[illegible] نے عمران کی طرف دیکھا اور عمران [illegible] بولا۔ "[illegible] مجھے [illegible] ہے [illegible] کی [illegible]"

[illegible] لیکن ہم خود [illegible] پہنچ [illegible] ہیں۔"

"[illegible] ان کی نگرانی کر سکیں گے۔"

[illegible] غلطی پسند نہیں [illegible] ہے گا۔"

[illegible] عمران نے لاپروائی سے شانے سکوڑے

[illegible] نے ان قیدیوں پر [illegible] شروع کر دیا تھا اور وہ خاموشی سے سب [illegible] ان کے چہروں پر [illegible] ہاتھوں کی انگلیاں [illegible] پر انگلیوں کے [illegible] جا رہے تھے

[illegible] جوزف [illegible] آواز میں بولا۔ "[illegible] تلاش [illegible]"

[illegible] ہے کہ مجھ سے ایک بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے۔" عمران آہستہ سے [illegible]

[illegible]"

[illegible] قابل استعمال رہنے دینا چاہئے تھا [illegible] کی تو اس [illegible] سے [illegible] ہو جائے گا۔"

[illegible] کر دیا تھا [illegible]"

[illegible] تھا کہ یہ سب اتنی آسانی سے قابو میں آ جائیں گے۔ [illegible] ان کا [illegible] طریقہ بھی تھا کہ انہیں [illegible] رابطہ قائم کرنے

سے ڈرایا جائے ......!"

"خیر اب پھر اور سوچو [illegible] میں یہ بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ وہ [illegible] ملنوں کو خوفزدہ کر رہے ہیں [illegible] تم نے تو کہہ دیا تھا کہ وہ یہاں نہیں [illegible] میں بھی کہتا ہوں!"

"اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ قتل کرنے والی کے ساتھ یہ خصوصیت [illegible] تھی!"

"میں نہیں سمجھا!"

"مجھ پر ان فراسیسیوں کو مسلط کرنے کی کوشش کیوں کی گئی جبکہ پولیس [illegible] کر سکتی تھی۔ پھر سی کے سیکرٹری نے اسے بھی ذلیل کر دیا اور سول سائیڈ میں سے ہماری ملاقات ہوئی!"

"تم شاید یہ کہنا چاہتے ہو کہ یہاں کوئی بھی قابل اعتماد نہیں ہے!"

"ہو سکتا ہے وہ مجھے ہی قابل اعتماد سمجھتے ہوں۔ تمہیں نے اپنی ایجنسی [illegible] کے لئے مجھے آلۂ کار بنایا تھا۔ ہر چند کہ میں اس کا مخالف تھا کہ ذہن میں بھی جگہ [illegible] بھی" عمران جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد بولا "اب یہ [illegible] ہے۔!"

جوزف اور جیمسن خاموش رہے۔ وہ دونوں ہی کچھ سوچ رہے تھے [illegible] کر کے تھک گئے تھے۔ لیکن ان سے کچھ اگلوا نہیں سکے تھے۔

ریتا بے بسی سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً تیزی سے [illegible] کی طرف [illegible] قریب پہنچ کر عمران سے بولی "میرا [illegible] واپس کر دو۔!"

"اوہاں" عمران چونک پڑا اور ہکلاتے ہوئے انداز میں [illegible] غور سے دیکھ رہی تھی۔ عمران نے جیب سے چیک [illegible] نکال [illegible] مسکراتا ہوا بولا "ہمارے لئے یہ بہت منحوس ثابت ہوا ہے تمہارا چیک!"

"کیا مطلب!"

"تم اس کی نوعیت سے واقف ہوتے ہو تو یہاں اس طرح نہ پہنچتے۔!"

"تم آ کر ہو گیا تھے......!"

[illegible] سوال کا جواب شاید [illegible] عورت نے [illegible] انداز میں [illegible] ہوئے جیمسن کو آنکھ ماری۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کوئی بھی جگہ تلاش [illegible]

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible] کے ہاتھ [illegible]

"تم انہیں ان کے ہاتھ کھول دو" [illegible]

ریتا جہاں گری تھی، وہیں پڑی رہی۔ خلا سے برآمد ہونے والے دونوں افراد نے مڑ کر اسے دیکھا تک نہیں تھا۔ لیکن اچانک اسٹیج کے پیچھے والے اندھیرے سے کسی نے بھی [illegible] کیا۔ "عورت [illegible] تم بھی اٹھو اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جاؤ۔"

ریتا نے غصے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ میجر، دلاور اور گیسپر تین وحشیوں سے [illegible] لگے جن پر وہ [illegible] پہلے ٹوٹ پڑے تھے۔ ان میں سے صرف دو ہی ہوش میں تھے سرخ اور دوسرا ایک ……!

سرخ نے اچھل کر [illegible] دیا "وہ تینوں کہاں ہیں جنھوں نے [illegible] کر دیا ہو بتاؤ۔"

لیکن ریتا اور اس کا ساتھی خاموش رہے۔ سرخ نے کچھ اور کہنے کے لیے منہ [illegible] تھا۔ دوسری طرف [illegible] کیا [illegible] اس کی پیشانی سے خون کا دھارا بہہ رہا تھا [illegible] دوسرے کا بھی برا حال [illegible] ہوش میں تھا۔

"یہ [illegible] کہاں سے آ رہا ہے؟" [illegible] خلا سے آواز آئی [illegible] دونوں [illegible] اسٹیج کی جانب مڑے ہی تھے کہ پیچھے [illegible] دونوں بھی فرش پر [illegible] ان کی [illegible] بھی خون نکل رہی تھیں۔

"اٹھو، مڑے کیا دیکھ رہے ہو۔" ریتا جلدی سے بولی "ان پانچوں بیہوشوں کو [illegible] اٹھاؤ۔"

لیکن جیسے ہی وہ ان کی ہدایت پر عمل کرنے کے لیے بیہوش آدمیوں کی طرف [illegible] تاریکی سے مشین گن کا برسٹ [illegible] گیسپر اور دلاور اچھل کر دور جا پڑے [illegible] ہو گئے تھے۔

میجر بڑی پھرتی سے فرش پر لیٹ گیا۔ ریتا اور ساجدہ نے بھی [illegible] آواز آئی "تم تینوں اس طرح بھی نہیں بچ سکو گے [illegible] زندگی چاہتے ہو تو [illegible] جہاں ہو [illegible]"

[illegible] ٹھیک اسی وقت خلا سے دو آدمی باہر نکلے اور [illegible] تینوں طرف گھوم گئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی اسٹین گنیں تھیں۔ [illegible]

[illegible] گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی [illegible] عجیب تھا چہرے [illegible] سے تھے [illegible] آنکھوں کی جگہ [illegible] سوراخ تھے۔ [illegible] چہروں تک آہنی پوش کیے تھے۔

میجر [illegible] ریتا نے اندازہ لگایا تھا کہ [illegible] نہیں ہو سکی تھی اور اب اسے ان تینوں کی سلامتی خطرے میں نظر آ رہی تھی جو پیچھے [illegible] ان کا تعاقب کر رہے تھے۔

اسٹیج کی [illegible] آہستہ آہستہ نیچے [illegible] گئی [illegible] پہلے مارے جانے والوں کی [illegible] فرش ہی پر پڑی ہوئی تھیں۔ لیکن [illegible] دونوں آہنی پوشوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکی۔

[illegible] آہستہ آہستہ اپنی اصل پوزیشن میں آ گئی [illegible] ان تینوں [illegible] تھا۔ [illegible] ریتا کی طرف مڑے اور انھیں فرش سے اٹھ جانے کا اشارہ کیا [illegible] کے درمیان وہ تینوں اس طرح کھڑے تھے جیسے انھیں بھی [illegible] حلیہ جا رہا ہو۔

"وہ تینوں کہاں ہیں جن کا ذکر اس نے کیا تھا" ایک آہنی پوش نے سرخ کی لاش کی [illegible] کر کے پوچھا۔ زبان فرانسیسی تھی۔

"[illegible]" ریتا نے اسٹیج کی جانب ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"[illegible] نے اگر اپنی جگہوں سے جنبش بھی کی تو اپنے ساتھیوں ہی کی طرح مارے جاؤ"

[illegible] آہنی پوش نے اسٹیج کی دونوں جانب والی دیواروں پر نظر [illegible] چھت کے قریب [illegible] ریتا کو بھی نظر آ گیا جس سے ایک [illegible] بھی بخوبی گزر سکتا تھا۔ آہنی پوش [illegible] ہاتھ کی پشت منہ کے قریب لا کر [illegible] ریتا [illegible] آواز [illegible] تھی لیکن [illegible] نہیں [illegible] تھے۔ دیکھتے ہی [illegible] سے چھلانگ لگائی [illegible] اسٹیج [illegible] نہیں [illegible] گیا تھا [illegible] اسٹیج کی [illegible] صندوق کے ڈھکنے کی طرح اوپر اٹھنے لگی تھی [illegible] چھت سے چھلانگ [illegible] سے ساتھی [illegible]

آہن پوش کا رخ کس کی جانب تھا۔ [illegible]

اس بار انھیں سٹیج سے نیچے والے خلا میں روشنی بھی نظر آ رہی تھی۔ سامنے کی مشین [illegible]

[illegible] مشین [illegible]

چند [illegible] گزر گئے۔ لیکن حالات میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی [illegible] تھی [illegible]

[illegible] مشین [illegible]

[illegible] لاشیں تھوڑے ہی فاصلے پر اوندھی پڑی ہوئی تھیں۔

[illegible] سٹیج سے نیچے والے [illegible]

[illegible] مشین [illegible] آہن پوش [illegible]

[illegible] لانے کی تجویز بھی پیش کی تھی۔

سٹیج آہستہ آہستہ نیچے ہونے لگی [illegible]

[illegible] تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے ساتھیوں کے قریب کھڑا کر دیا گیا۔

[illegible] آہن پوش

[illegible]

[illegible]

[illegible] آہن پوش [illegible]

[illegible]

[illegible] آہن پوش [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] معلوم ہونے لگے [illegible]

[illegible]

[illegible]

"صاحبزادے [illegible] میں نے تو صرف دیکھے تھے۔ ہو سکتا ہے وہ کسی [illegible] ہوئے ہوں۔"

"چلو" [illegible] آہن پوشوں میں سے ایک نے اسٹین گن سے ان کی طرف [illegible] تھا۔

تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ جس کی [illegible] جمیسن [illegible] کی ساخت [illegible] رہی تھی۔ دروازہ بند کرتے ہی [illegible] پیچھے [illegible] کی کیفیت تھی۔ وہ دیواروں سے لگے کھڑے تھے۔

[illegible] اور [illegible] ذہنوں پر عجیب سا سناٹا طاری ہو گیا تھا۔ دروازہ کھلا تو وہ ایک بہت بڑے گیراج میں داخل ہوئے جہاں متعدد گاڑیاں کھڑی تھیں۔ لیکن آس پاس کوئی آدمی نہ دکھائی دیا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے [illegible] تم کچھ بول کیوں نہیں رہے" [illegible] "ایک آہن پوش سے [illegible] سے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اس کا فیصلہ ابھی ہو جانا چاہئے کہ کون کس کی ہو گی" [illegible] نے کہا۔

"مسٹر [illegible] سے گفتگو کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں [illegible] گاڑی پر۔"

"پھر [illegible] بہت شوق سے [illegible] نہیں کر سکو گے [illegible] کو وہاں لے جاؤ گے۔"

"پھر کہاں لے جاؤ گے"

"مردوں کو [illegible] عورتوں کو [illegible]"

"میں اس قسم کا کوئی سوال نہیں سن سکتا۔"

"مردوں کو ختم ہی نہ کر دوں"

"شاید تمہارا دماغ چل گیا ہے [illegible]"

ایک بڑی گاڑی کی طرف [illegible] پیچھے [illegible]

[illegible] گاڑی میں بیٹھ گئے اور ایک آہن پوش نے گیراج کا دروازہ کھولا۔ دوسرا گاڑی [illegible] باہر [illegible] تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔

دو آہن پوش گاڑی کے پچھلے حصے میں قیدیوں کے پاس آ بیٹھے۔ گاڑی [illegible] اور [illegible] بھی لگ رہے تھے۔ کسی ناہموار راستے پر چل رہی تھی۔

[illegible] تم لوگ [illegible] دم گھٹ رہا ہے" ریکھا نے کہا۔

"بہت دیر سے ایک مسئلے پر غور کر رہا ہوں۔" جمیسن بولا۔ "وہاں اس ہال میں [illegible] کیوں روشن تھیں؟"

"بھلا اس کی اہمیت کیا ہے کہ تم اس کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے بیٹھ جاؤ"

"سوچنے کی بات ہے [illegible]"

"میں سمجھ گیا تم کیا کہنا چاہتے ہو" دفعتاً آہن پوش بول پڑا۔ "تمہیں اس پر حیرت ہوئی کہ [illegible] قوت سے [illegible] چلائی جا سکتی ہے۔ [illegible] روشنی کا [illegible] سال [illegible] انتظام [illegible] ہے۔"

"ہاں میں یہی جاننا چاہتا ہوں۔" جمیسن نے کہا۔

"مجھے خود بھی نہیں معلوم ورنہ ضرور بتا دیتا۔" آہن پوش نے کہا۔

"تم مجھے بہت اچھے آدمی معلوم ہوتے ہو۔" جمیسن بولا۔

"میں [illegible] اچھا بھی نہیں ہوں۔"

"ہم لوگ کہاں لے جائے جا رہے ہیں۔" ریکھا نے انگلش میں سوال کیا۔

"تمہیں [illegible] قیام گاہ پر لے جا رہے ہیں۔ مردوں کو ایک کمرے میں بند کر دیں گے اور تم [illegible] ساتھ رہو گی۔"

"یہ نہیں کر سکتے۔" ریکھا بپھر گئی۔

"[illegible] پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں عورتوں سے دور بھاگتا ہوں۔ [illegible] میرے [illegible] ہے۔"

"[illegible] تم اس طرح کیوں گھبرا گئے ہیں۔"

"[illegible] میرے ساتھی ہی بتا سکے گا۔ میں شاید [illegible] قسم کا آدمی ہوں۔ عالم بیداری میں بھی خواب

[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔"

[illegible] خاموشی اختیار کر لی تھی۔ اور جوزف تو شروع ہی سے خاموش تھا۔ [illegible]

[illegible] سے وہ اس میں دخل اندازی کرنے کی عادت نہیں تھی۔

[illegible] رفتار سے چلتی رہی۔ پھر [illegible] ہو گئی تھی۔

[illegible] دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا [illegible] اور انجن کی [illegible]

[illegible] کر دیا۔

[illegible] دیر ہی تھی وہ پیدل آئے ہی تھوڑے فاصلے پر ایک [illegible]

[illegible] سیڑھیاں تھیں۔ اس نے عمارت کی جانب چلنے کا اشارہ کیا۔

عمارت [illegible] اور اس کی تعمیر میں کسی [illegible] نہیں تھا [illegible]

قسم کے پتھروں [illegible] بنائی گئی تھی۔

عمارت میں آتے ہی [illegible] کو ایک کمرے میں [illegible] دیا گیا۔

"میں لباس تبدیل کرنے جا رہا ہوں۔" ایک آہن پوش نے دوسرے سے [illegible]

"نہیں ٹھہرو...... پھر تم تبدیل کر آنا۔"

[illegible] دوسرے آہن پوش نے لہجے میں [illegible] تھی۔ [illegible]

بعد اس نے [illegible] کہا "جو کچھ بھی ہونے والا ہے میں اسے پسند نہیں کرتا۔"

"تب تو تمہارے حصے میں آنے والی [illegible]"

"دیکھو کیا ہوتا ہے ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔"

"انہیں کس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔"

"فی الحال تو [illegible] میں ہے۔ [illegible] بتاتا ہوں کہ [illegible]

[illegible] میں بہت الجھن میں رہتا ہوں۔"

تھوڑی دیر بعد دوسرا آہن پوش واپس آ گیا۔ وہ [illegible]

اور اب سفید قمیض اور سفید پتلون میں ملبوس تھا۔

اس کے آتے ہی دوسرا آہن پوش اٹھ گیا۔ [illegible] کے ساتھی سے [illegible]

[illegible] جا چکا تھا۔

"تمہارے ہاتھ کب تک بندھے رہیں گے" رہانہ نے دھیمے لہجے میں پوچھا

"خاموش بیٹھی رہو [illegible] تمہیں [illegible]"

"میں ہاتھ کھولنے کو کہہ رہی تھی......؟"

"یہ تو بندھے ہی رہیں گے۔"

"یہ زیادتی ہے [illegible]"

"میں [illegible] ہوں [illegible]"

[illegible] کہنے والی تھی کہ دوسرا آہن پوش واپس آ گیا۔ لیکن اس نے اپنے ساتھی کی طرح [illegible] فولادی خول نہیں اتارے تھے۔ اس نے ساتھی سے [illegible] کہا "تم جا رہے [illegible]"

"[illegible] جاننا چاہتی ہے کہ کون کس کی ہے [illegible]"

"[illegible] کی باتیں کر رہے ہو۔ [illegible] ہیں۔"

"[illegible] ہے۔"

"[illegible] بکواس کر رہے ہو۔"

آہن پوش نے اس کی گردن پر [illegible] کر دی اور وہ [illegible] سے فرش پر [illegible] نہیں اٹھ سکا تھا۔

[illegible] ہی آہن پوش نے اپنا فولادی خود اتارا۔ وہ دونوں اچھل پڑے۔ [illegible] صاحب سامنے تھا۔ اور انہیں احمقانہ انداز میں دیکھے جا رہا تھا۔

"تم [illegible]" رہانہ چلائی۔

"[illegible] ایک آدمی تھا۔ اسے بھی ٹھیک کر آیا ہوں۔" عمران نے بڑی سادگی سے کہا اور [illegible] کے ہاتھ کھولنے لگا۔ پھر ساحرہ کے ہاتھ بھی کھول دیے تھے اور انہیں [illegible] کے ہاتھ باندھ دیے۔

"تم نے تو کمال ہی کر دیا" ساحرہ بولی۔ "[illegible] سے کس طرح بچے تھے جو تمہاری [illegible] تھا۔"

"[illegible] ہوں۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "اب اس [illegible]

بچارے کی کھوپڑی میں پستول کی نال محسوس کر رہا تھا۔"

"ارے تو اب ان بچاروں کو بھی رہائی [illegible] بات ہے"

"میرے آدمی قطعی بچارے نہیں ہیں۔ تمہارا ہر کا بچارہ۔ اچھی بات ہے جا رہا ہوں [illegible] بھی لئے آتا ہوں۔"

عمران وہاں سے چلا گیا۔ اور سارہ بولی "مجھے تو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا۔ عجیب [illegible] ہے۔"

"ہے تو [illegible]" ریما [illegible] بولی "ہماری زبان کے جملوں پر قادر [illegible] پہلے فرانسیسی نہیں معلوم ہوتا تھا۔"

"کوئی بھی ہو [illegible] ہمارے لئے تو فرشتۂ رحمت ثابت ہوا ہے۔"

"پتا نہیں اب ہم کہاں ہیں۔ [illegible] سیدھی سے تھی اور [illegible]"

"صبح ہوتے ہی وہ شاید وہ دونوں سیاہ فام آ[illegible] تا سکیں۔"

"ان میں سے ایک سیاہ فام تھی ہے۔"

"اس کا بھی ماسک کیوں نہیں اترا ہوا تھا۔"

"وہ حقیقت میں نہیں [illegible] میک اپ میں ہے [illegible] وہی تو وہاں چلا گیا ہے۔"

"اوہ [illegible] وہ بھی اچھی خاصی فرانسیسی بول سکتا ہے"

عمران کے ساتھ صرف جمیری واپس آیا تھا۔

"تمہارے آدمی کہاں ہیں۔" ریما نے پوچھا۔

"کچن میں چھوڑ آیا ہوں نہیں [illegible] بھوکا رہ کر رات نہیں گزار سکوں گا۔"

"دوسرا آدمی کہاں ہے....؟" ریما نے پوچھا

"تمہارے لئے بیکار ہے اس سے کچھ معلوم نہیں کر سکو گی۔ کیونکہ وہ ایک [illegible] آدمی ہے۔"

"ہو سکتا ہے کچھ اور لوگ بھی اس عمارت سے متعلق ہوں اور کسی وقت بھی آ [illegible]"

"دیکھا جائے گا۔" عمران [illegible] بولا۔ "ایک آدمی کچن میں ہے [illegible] کر رہا ہے۔ غفلت میں نہیں مارے جا سکیں گے۔ مطمئن رہو۔"

"اوہ [illegible] شاید وہ ہوش میں آ رہا ہے۔" جمیری نے [illegible] قیدی کی طرف دیکھ کر کہا

وہ آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن ان میں بھی وحشت سی تھی۔ [illegible] خوفزدہ ہو گئے تھے۔

"تم کون ہو؟ پوچھنا پڑے گا۔" وہ خفیف [illegible] بولا پھر اس کی نظر [illegible] پر جم گئی۔

"تو کون ہے....؟"

"میں وہی ہوں جس نے تمہاری گردن پر [illegible] تھا چاہتا تو تمہیں بھی [illegible] سکتا تھا [illegible] کا خوف [illegible] میں وہی ہوں جو تمہاری [illegible] رات میں [illegible] تھا۔"

اس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار دکھائی دیئے پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ یہ معلوم [illegible] کچھ سوچ رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولیں اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "تو تم [illegible] تھی واردات تھا اور اس کے بلٹ پروف خود بھی لئے تھے۔"

"عجیب بات ہے [illegible] اور ہم سب وہاں [illegible] کے لئے [illegible] مشعلیں کیوں جلائی گئی ہیں جبکہ بجلی کا تمام [illegible] موجود ہے۔"

[illegible] نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا تھا اور [illegible] میں [illegible] تھا۔

"[illegible] کیا کہہ رہے ہو۔" عمران احمقانہ انداز میں بولا۔

"یہی معلوم کرنے کے لئے وہاں آئے تھے؟"

"حیرت کی بات ہے۔ جہاں لائٹ [illegible] ہے وہاں شب بھی روشن کی جا سکتی [illegible] مشعلیں کیوں...؟"

"اب تو خود [illegible] بتاؤں گا [illegible]" سیاہ فام نے تاسف کے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہوتا کہ ہم کیا چاہتے ہیں تو تم ہمیں اس طرح دھوکہ نہ دیتے!"

"[illegible] کیوں ضائع ہو گئیں....؟"

"[illegible] تمہاری جان بھی ضائع ہو جائے گی" [illegible] بول پڑا۔

"[illegible] قربان گاہ ہے جسے ہم اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

[illegible] وہاں لائے جاتے ہیں انہیں علم نہیں کہ وہاں جتنی بھی [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] میں۔ وہ اُسے روحوں سے منسوب کرتے [illegible]
قربان گاہ سے [illegible] ہو جاتے ہیں۔ قربان گاہ سے جاری ہونے والے احکامات کی تعمیل
ہی۔ [illegible] قربان گاہ سے [illegible] کی آواز میں [illegible] سے اس نے [illegible]
بھی ہم یہیں سے کہ وہ سب بڑی توانائی کے حامل ہیں۔"

"[illegible] سے بھی [illegible] بھی تو والے ہی تھے [illegible] وہاں کا [illegible]
[illegible] تک تھا۔"

قیدی اس پر [illegible] کی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ [illegible] وہ سیاہ فام [illegible] تھے
[illegible] گئے تھے۔

عمران بڑی تیزی سے اپنی پیشانی پر [illegible] اسے [illegible]
آ سے۔ حبشیوں سے انتہائی درجے کا تشدد برداشت کرنے سے [illegible] بھی [illegible]
میں [illegible] نہیں بتایا تھا۔ [illegible] تو تشدد برداشت کرتے کرتے مر بھی گیا تھا۔ چونکہ [illegible]
تو اسے اسی جال میں پھانسا گیا تھا اس لئے اس کی زبان نہیں کھلوائی جا سکی تھی [illegible]
کے وفادار تھے اسی قربان گاہ کے وفادار تھے جہاں [illegible] کی روحیں [illegible]
وہ سب خاموش تھے اور قیدی انہیں عجیب نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ [illegible]
نے کہا "تم لوگ کہیں سے آئے ہو، کسی کے بھی [illegible] ہو، لیکن ہم سفید فاموں [illegible]
ہمارے مشن سے ہمدردی ہونی چاہئے۔"

"اگر تمہارا مشن ہم پر واضح ہو جائے تو ہم اس پر بھی غور کر سکتے ہیں۔" عمران [illegible]

"ہم اس خطے کو سفید فاموں ہی کی گرفت میں رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن [illegible]
[illegible] کی وجہ سے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ یہ ناممکن نظر آ رہا ہے۔"

"تمہاری بات کچھ کچھ سمجھ میں آ رہی ہے۔"

"پھر سمجھ لو سفید فام ہم سے متفق ہو جائے گا۔"

"کیا خیال ہے۔" عمران نے [illegible] کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بات سمجھ میں آنے والی ہے لیکن اس پر مزید غور کرنا پڑے گا۔"

"ضرور غور کرو ہم کسی کو کسی بات پر مجبور نہیں [illegible]

[illegible] سے مجھ کو بھی نہیں ہو سکتی۔" عمران نے کہا۔
[illegible] طرح [illegible] قربان [illegible] کا [illegible]
[illegible] طریقہ۔"

"[illegible] یہاں اس عمارت میں تو نہیں [illegible]"

"[illegible] بھی ہمارے قابو میں [illegible]"

"[illegible] بیٹھے ہو۔"

"[illegible] تو [illegible] طرف [illegible]
[illegible] تک مر جاؤں۔"

"[illegible] متفق نہیں ہیں۔ [illegible] کی قسم [illegible] جائے"
[illegible] سمجھو۔"

"[illegible] شیطان [illegible] چٹ چٹ
[illegible]

[illegible]
[illegible] اور
[illegible] کرتے ہیں۔"

"[illegible] ابھی تک اس کی اطلاع نہیں ملی۔"

"[illegible] کبھی باتیں کر رہا ہے۔"

"[illegible] معلوم ہوتا ہے۔"

"[illegible]"

"[illegible] کہ آپ باقاعدہ طور پر تحریری درخواست پیش کریں۔"

[illegible] اثر کی تھی۔

[illegible]
[illegible] نہیں سکتا۔"

[illegible] ہو۔"

[illegible] قیدی سے ہاتھ کھول دیے گئے تھے۔" [illegible]

[illegible]

[illegible]

تھا۔ عمران نے [illegible] آنکھوں میں تشویش کے [illegible]

"تو بہت عجیب رہو گے۔" بالآخر موضوع پر [illegible]

"خوشی کی رات ہے [illegible]"

"تو اسے خوشی کی رات کہہ رہے ہو۔ [illegible]"

"[illegible] گا۔"

"میں سمجھا نہیں [illegible] ضرورت [illegible]"

"تمہارے علاوہ [illegible]

[illegible] دوں گا۔"

"بس اسی موضوع پر بات ختم۔" عمران ہاتھ اٹھا کر [illegible]

[illegible] قیدی سے پوچھا۔ "یہاں سے ہم کہاں سے جا سکیں گے۔"

"اگر تمہیں نہ جانا چاہو تو یہیں بھی رہ سکتے ہو۔ [illegible]

میں تمہاری واپسی ناممکن ہے۔"

"ہمارا مصرف کیا ہو گا۔" جمیسن نے پوچھا۔

"ہم تمہیں اپنی آئیڈیالوجی کی تعلیم دیں گے۔"

"یہ معلوم کیے بغیر کہ ہم کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔"

"ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم تو تمہیں ریڈ لینڈ کا [illegible]

گے۔"

"یہ کام تو تم فوری طور پر شروع کر دو۔" عمران [illegible]

[illegible]

بولا اور جمیسن [illegible] نظروں سے دیکھنے لگا۔

[illegible]" عمران نے [illegible]

[illegible] جاؤ گے۔"

"مجھے کسی بھی جماعت والی [illegible]

"تم یہاں تو [illegible] نہیں ہے۔"

[illegible]

[illegible]"

"[illegible] کوشش نہ کرو۔"

[illegible] عمران کو گھورتی ہوئی بولی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] قیدی کی طرف تھا ٹھیک اسی وقت [illegible]

"تم لوگ مجھے مار بھی ڈالو تو یہاں سے نکل کر [illegible] واپس نہیں پہنچ سکو گے۔"

[illegible] واپس نہیں جانا چاہتے۔ [illegible]

[illegible] نظروں سے دیکھنے لگا۔

[illegible]

[illegible] کی یہاں موجودگی کا علم اسی وقت [illegible]

[illegible]"

[illegible] معاملے میں [illegible] باخبر نہیں ہو۔"

[illegible]"

[illegible] عمران نے اس کے ہاتھ [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"کیا یہ ضروری ہے؟" [illegible]

[illegible]

[illegible]"

[illegible]

[illegible]"

"[illegible]" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں [illegible] نہیں جا سکتا۔"

"کیا بات ہے؟" ریحانہ نے پوچھا۔

"[illegible] گاڑی دیکھی گئی ہے جو قاسم کی عمارت کی طرف [illegible] ہے"

"یہاں سے تو ہم دیکھ لے جائیں گے۔" ریحانہ نے کہا۔

"اُدھر ہی چلو۔ عمارت کے آس پاس چھپنے کے لئے بہت جگہیں ہیں۔"

وہ تیزی سے عمارت کی طرف بڑھے [illegible] نظر خصوصیت سے [illegible] تھی۔ [illegible] چلنے کے انداز سے [illegible] ہو رہا تھا۔

"[illegible] کرو نا [illegible]......!" عمران آہستہ سے بولا۔

"آپ مجھے زندہ بھی رہنے دیں گے یا نہیں!"

"ارے تو کیا اس کے بغیر مر جاؤ گے!"

"اب [illegible] آنکھیں بھی بند کر لوں!"

"[illegible] جن سے [illegible]"

"تم وہاں پیچھے کیوں رہ گئے ہو۔ جلدی کرو۔" ریحانہ مڑ کر بولی۔

"[illegible] کے پیچھے [illegible]" عمران [illegible]

[illegible]

عمارت کے [illegible] وہ چند بڑے پتھروں کے پیچھے چھپ گئے۔ [illegible] گاڑی بھی سامنے [illegible] تھی۔ عمارت سے [illegible]

[illegible] ان میں سے ایک سیاہ فام تھا اور دوسرا یورپین معلوم ہوتا تھا۔

[illegible]" عمران نے [illegible]

وہ ٹھٹک گئے اور [illegible] آواز کی جانب [illegible] اس کی جانب [illegible]

[illegible]

"[illegible] کیپٹن [illegible] صاحب [illegible] مجھے [illegible]

[illegible] ملاقات ہو سکی ہے۔"

[illegible] آنکھوں میں اضطراب کی سی کیفیت نظر آنے لگی تھی۔

[illegible]

[illegible] کیپٹن [illegible]" عمران [illegible]

[illegible] مہمانوں [illegible]

[illegible] پوچھا۔

[illegible]

[illegible] قطعی [illegible]

[illegible]

[illegible] کچھ نہ جانتے ہوں گے۔"

[illegible] متعلق کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔"

[illegible] تلاش میں [illegible]

[illegible] منصور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مقتول [illegible]

[illegible]

"یہ [illegible] عمران [illegible] پوچھا۔

[illegible]"

[illegible] تعلق [illegible]"

[illegible]"

[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]"

"میرے لئے یہ نام بالکل نیا ہے۔"

عمران نے ربیکا کی طرف دیکھا اور بولا "کیا خیال ہے اب تمہارا [illegible] کسی کام کے نکلتے ہیں۔"

"جیسا تم مناسب سمجھو۔"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

"ہمیں یہاں [illegible] گئے تھے"

"یہ تو [illegible]

[illegible]"

"یہاں سے جنگل میں [illegible]"

"[illegible]"

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]"

"تمہیں جنگل میں [illegible]

بہت اچھا سوال ہے۔" [illegible] کے بغیر جنگل میں داخل نہیں ہوں گے [illegible]۔

سامان تو [illegible]

[illegible]

[illegible]

"بہتر یہی ہو گا کہ پہلے کی طرح چلیں۔"

"یہ مسئلہ [illegible]"

اس نے کہا اور عثمان سے سوال کیا "تم یہاں کیوں آئے تھے؟"

"ظاہر ہے کہ تمہی لوگوں کے لئے [illegible]"

"[illegible]

[illegible]

[illegible]

"تم کو کتنی بولیاں [illegible]۔۔۔"

"پھر تو تم ہی بتاؤ کہ ہم یہاں [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible] قریب [illegible]

"[illegible]"

"اب انہیں بند ہی کر دینا چاہیے!" عمران بولا۔

پھر وہ دونوں بھی رسیوں سے باندھ دیے گئے تھے۔

"[illegible]"

"[illegible]" عمران نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"تم مجھے بار بار غصہ دلاتے ہو، اچھی بات نہیں ہے!"

"میں نے کیا کیا ہے!"

"[illegible] حاصل ہو جاتا!"

"[illegible]"

"[illegible] بغیر جنگلوں میں قدم رکھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی!"

"اچھا تو [illegible] سے معلومات لے کر لو!"

"[illegible] نے حافظ جی کو چھپنے کی ہدایت شروع کر دی ہے!"

"یار کر قرار دو کوئی آرزو...!"

[illegible] گرفتاری کے بعد وہ جوزف کے پاس چلا گیا تھا!

"[illegible]" عمران نے اس کے قریب پہنچ کر پوچھا۔

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible] کی طرف بڑھتی ہوئی بولی۔

"[illegible] میں کیوں آ گئیں!"

[illegible]

◆

[illegible] معلوم ہو رہے تھے!

[illegible]

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

"[illegible] خاص طور پر لوگوں پر نظر رکھ رہے ہیں!"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible] آدمی تھا۔ [illegible]

[illegible] آنکھوں [illegible]

تھی۔

[illegible] نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے [illegible]

[illegible] کس قدر [illegible] آیا تھا!

[illegible]

[illegible]

نہیں [illegible] وہاں [illegible] آپ جیسے [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] میں کوئی تبدیلی [illegible]

[illegible] یہاں کی [illegible]

[illegible]

"میں اس سلسلے میں گفتگو کرنے آئی ہوں۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] آئی تھی [illegible]

[illegible]

"مجھے تو [illegible] لیکن [illegible]"

"ان پر قابو پانے کی کوشش کرنا۔"

"میں نے آپ [illegible] بیان کی تھی۔ [illegible]

[illegible] اور بھی [illegible]"

[illegible]

[illegible] ہوئی۔"

[illegible] اختلاف بھی ہو جاتا ہے یہاں [illegible]

[illegible] سکتا ہے۔"

[illegible] تھے۔"

[illegible] خیال ہے کہ یہاں کی [illegible]

[illegible]

[illegible] یہاں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ضروری ہے۔"

مجھے [illegible] تبدیلیاں کی گئیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سوال کیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"اس کا مطلب نہیں سمجھ سکا...؟"

[illegible]

"میں اب بھی نہیں سمجھا ہوں...؟"

[illegible]

[illegible] کو حاصل نہ کر سکیں گے۔"

[illegible]

[illegible]

"ہاں یہ تو ہوگا۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی تلاش کی ضرورت [illegible] جائے گی۔

"کیا یہاں ان میں سے کوئی موجود ہے"

[illegible]

[illegible] تو عمل ہی چھپایا ہوگا...؟"

[illegible]

[illegible] مختلف صورتوں میں ساتھ [illegible] جسم کے [illegible] رہیں گے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہم اس تجربے کے سلسلے میں کسی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

◆

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آواز بھی نہیں نکالی۔

جوزف اس چٹان کے پیچھے پہنچا ہی تھا کہ عمران نے اونچی آواز میں "فائر" [illegible] والوں پر تین اطراف سے گولیاں برسنے لگیں۔ وہ بوکھلا گئے۔ ان میں اتنی ہی چستی [illegible] رہے تھے۔ ایک بھی کسی پتھر کی اوٹ میں پناہ نہیں لے سکا تھا۔

اب پھر وہی پہلے کا سا سناٹا فضا پر طاری ہو گیا۔ عمران نے اونچی آواز میں جوزف [illegible] دی کہ وہ جہاں ہے وہیں ٹھہرے [illegible] پھر جیمسن سے بولا۔ "سوال تو یہ ہے [illegible] سے [illegible] کرتے ہوئے یہاں آ رہے تھے۔ یہ راستہ ایسا ہے کہ اس پر گاڑیاں بھی [illegible] سکتی ہیں"

"اس پر تو میں نے غور ہی نہیں کیا تھا!"

"یہ سوال پہلے ہی سے میرے ذہن میں تھا!" عمران نے کہا۔

"غالباً آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ قریب ہی کہیں سے آئے تھے"

"اور وہاں ابھی کچھ اور لوگ بھی ہوں گے جو فائروں کی آواز سن کر [illegible]"

دفعتاً جوزف نے پھر ایک فائر کیا۔ پیچھے گرنے والوں میں سے ایک [illegible] تھی۔ دوسری گولی لگتے ہی کئی فٹ اوپر اچھلا اور پھر ڈھیر ہو گیا۔

"تب تو ہم سے شاید جلد بازی سے کام ہوا ہے!" جیمسن بولا۔

"نہیں یہ غلطی تو کرنی ہی تھی ورنہ وہ عمارت تک پہنچ جاتے!"

"کیا میں دیکھوں کہ ان میں سے کوئی زندہ تو نہیں ہے"

"نہیں [illegible] چپ چاپ بیٹھے رہو [illegible] اگر آس پاس کچھ اور لوگ بھی موجود ہیں [illegible] ضرور آ ہی [illegible]۔"

"لیکن آپ نے ان تینوں کو عمارت میں واپس [illegible] اچھا نہیں کیا [illegible] افواہ اب ہو رہی تھی۔ انہیں ساتھ ہی رکھنا تھا!"

"وہ [illegible] کرکے دماغ خراب کرتی ہے!"

اور ٹھیک اسی وقت عقب سے ریتا کی [illegible] تم نے [illegible]

"تم موجود نہیں تھیں ورنہ تم سے اجازت لے کر [illegible]" جیمسن [illegible]

[illegible] میرے قریب ابھی [illegible] پر منتظر رہا ہے"

"پتا نہیں وہ لوگ کون تھے!"

"یہاں اس ویرانے میں کون لوگ ہو سکتے ہیں۔" عمران نے سوال کیا۔

"ہو سکتا ہے [illegible] کسی قریبی کیمپ کے لوگ ہوں۔"

"[illegible] اور [illegible] حرکت والے!" عمران نے [illegible] سوال کیا۔

"[illegible] سے [illegible] ہو گیا!"

"[illegible] پاس"

"اب [illegible] پر منتظر رہا ہے!" ریتا نے جیمسن سے پوچھا۔

"عورت [illegible] کیا کر رہی ہے!"

"[illegible] مت کرو!"

"بہت [illegible] صاحب بھی ہو گا کر واپس جائے!"

"ہرگز نہیں [illegible] اب میں تمہیں کوئی احمقانہ قدم نہیں اٹھانے دوں گی۔"

ٹھیک اسی وقت [illegible] سے موٹر سائیکلوں کا شور سنائی دیا تھا اور ریتا چونک [illegible] آواز کی سمت مڑ گئی تھی!

"[illegible] نہیں [illegible]" عمران بولا۔ "[illegible] صرف [illegible] ہے۔"

[illegible] تین موٹر سائیکل [illegible] دکھائی دیے۔ لیکن شاید لاشیں دیکھ کر [illegible] سے [illegible] گاڑیاں [illegible] کوشش کی تھی۔ ٹھیک اسی وقت [illegible] رائفلیں [illegible] لگیں۔ تینوں [illegible] سے تھے اور ان کی گاڑیاں بھی [illegible] دور تک گھسٹتی چلی گئی تھیں۔

"[illegible] تم [illegible] پر [illegible] طاری ہو گئی ہے!" ریتا [illegible]

"یہ حالت [illegible] بھی ہوتا ہے [illegible]" جیمسن [illegible] سے بولا اور [illegible]

[illegible]

"[illegible] اپ"

"[illegible] قسم میں کالا نہیں ہوں۔ یہ میک اپ ہے [illegible] میری اصلی شکل [illegible] تو [illegible] تم [illegible]

[illegible] جاؤ"

"[illegible] سے [illegible] نہیں کر سکتے!" ریتا نے [illegible] صاحب [illegible]

"بہ حالت جنگ ہم سب یہ جگہ پر [illegible] ہو جاتے ہیں اور یہ حقیقی معاملات میں [illegible] [illegible] مسئلہ [illegible] کوشش نہیں کی کہ وہ [illegible] [illegible] میں عورت [illegible] ایک خوبصورت پہلی [illegible]"

"اچھا تم بھی خاموش رہو۔"

"لیکن تم بولتی رہو..... " جیمسن نے کہا۔

"خاموش ہو جاؤ" عمران نے اردو میں کہا "قصہ ابھی ختم نہیں ہوا۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"پہلے پہل [illegible] موٹر سائیکل [illegible] اب ہو سکتا ہے [illegible] جائے۔"

موٹر سائیکلوں کے انجن بند نہیں ہوئے ہیں۔ ان کا شور [illegible] ہو جائے اس لئے اپنے کان کھلے رکھو...."

ریتا شاہ [illegible] والوں کا شمار کر رہی تھی [illegible] جیمسن سے [illegible] تھی۔ ریتا نے تھوڑی دیر بعد کہا "کل سے اب تک تم لوگوں نے [illegible]"

"ایسے حالات میں تم لوگ کیا کرتے" جیمسن نے پوچھا لیکن ریتا [illegible]

عمران نے جیمسن سے اردو میں کہا "اس عورت کو [illegible]

"بہت بجا فرمایا"

عمران تیزی سے اصطبل میں اترتا چلا گیا۔ ریتا نے مڑ کر ایک طرف [illegible] تھی۔ جیمسن نے اس سے کہا "تم میرے پاس ان باتوں کی وضاحت [illegible] اس مشورے کی ضرورت ...؟"

"آج کل میں ایک دوسرے کو [illegible] سے بچنے کی الجھنیں رفع ہو سکتی ہیں۔"

"ہمیں ایک دوسرے کی ذاتی الجھنوں سے کیا سروکار۔ میں ذاتی طور پر [illegible] کی بنا پر بھی ہوں۔ تو پھر کیا تم لوگ [illegible] سے احتیاط [illegible]"

"میرا خیال ہے کہ [illegible] ان دونوں کے درمیان [illegible]"

"تمہارا خیال درست ہے لیکن [illegible] ...؟"

"تب پھر اس کام کیلئے تمہارا انتخاب غلط ہوا ہے۔"

"میں ابھی بھی سوچ رہی ہوں۔"

"[illegible] محترمہ۔"

"میں نہیں سوچتی [illegible] شاہ [illegible] نقل [illegible]"

"موسیقی بھی کسی قدر خوش ذوق واقع ہوئے ہیں۔"

[illegible] شاہ [illegible] [illegible]"

"وہ شاہوں کو اور کس طرح مخاطب کرتے ہیں؟"

"کہاں کا بادشاہ ہے؟"

"پہاڑوں میں بسنے والے بادشاہ ہوتے ہیں۔"

"صورت سے معقول آدمی معلوم ہوتا ہے۔"

"بس محترمہ اب آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں۔"

"[illegible]"

[illegible] وہ اس طرف متوجہ ہو گیا تھا جہاں روشنی پڑ رہی تھی۔ اس سے [illegible] موٹر سائیکلوں کے انجن بند کر دیئے گئے تھے!

[illegible] متوجہ ہو گئے [illegible] موٹر سائیکلوں سے [illegible] جیمسن نے دوربین اٹھائی اور آنکھوں کے قریب لا کر بولا:

"... سوار ... گھوڑوں کی رسیاں اتار رہے ہیں!"

[illegible]

[illegible] لمبے راستے کی نگرانی کرنی پڑے گی!"

"اور ہمیں نظر نہیں آئے" ریتا نے پوچھا

[illegible]

"آپ کیا [illegible]"

"تل چاروں قیدیوں کا مسئلہ حل [illegible]"

"یا کہیں بھی [illegible]"

"حالات پر منحصر ہے۔"

جو [illegible] کوئی [illegible] تھی اور وہ مجھ سے [illegible] طرف چل [illegible] قیدیوں ای حالت میں ملے جس میں وہ چھوڑ کر گئے تھے اور اس چند لمحے [illegible] پھر بولا۔ "وہ کیمپ یہاں سے کتنی دور ہے اور وہاں کل کتنے آدمی ہیں۔"

اس کا مخاطب وہ آدمی تھا جس کے ساتھ وہ لوگ یہاں پہنچے تھے۔

"میں وہ نہیں جانتا۔ یہ [illegible] کی [illegible] تھیں۔"

"کوک [illegible] کی مشق کر رہے تھے۔ کیمپ [illegible] ہے۔" عمران نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"یہاں سے تین میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف۔"

"کتنے آدمی ہیں وہاں۔"

"پانچ۔"

"کتنی گاڑیاں ہیں۔"

"ایک ٹرک اور تین موٹر سائیکل۔"

عمران نے طویل سانس لی [illegible] [illegible] ہوگا۔

عبداللہ قیدی بے بسی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"[illegible] وہ کیمپ [illegible] سے [illegible] لیا۔"

"تمہیں اس کیمپ کا پتا کیسے ہے۔"

"یہاں اس کیمپ کا مقصد یہ ہے۔"

"تم کیسی باتیں پوچھ رہے ہو جن کا مجھے علم نہیں۔"

"کیا اس بات کے علاوہ کچھ نہیں ہے...؟"

"[illegible] بات سنو۔" ڈاکٹر [illegible] مخاطب ہوا۔ "تم ان کے [illegible] بات [illegible] سے [illegible] سے مت کھیلو [illegible] سے واپس چلے جاؤ۔ تم وہاں تک [illegible] کسی [illegible] جانا چاہتے ہو۔"

"میں اس سلسلے میں تم سے چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا۔

[illegible] نے [illegible] سفید [illegible] کی طرف دیکھا [illegible] دونوں نے اپنے سروں کو اثباتی جنبش دی اور [illegible]

عمران نے [illegible] سے کہا کہ وہ رسیاں کھول کر [illegible] سے [illegible] جائے۔

تھوڑی دیر بعد وہ [illegible] کو لے کر باہر نکلا اور اسی مقام کی طرف چل پڑا جہاں سے [illegible] پر فائرنگ کی تھی۔

"[illegible] تم نے پایا۔"

"میں [illegible] کے ہاتھوں خود ہی [illegible] پہنچا۔"

"میں پھر کہتا ہوں کہ تم لوگوں کو [illegible] اس معاملے سے [illegible]

"[illegible] اگر یہ اخلاقی معاملہ نہ ہوتا تو ضرور [illegible] ہو جاتا۔"

"اخلاقی معاملہ ابھی نہیں کھلا۔"

"چند کی سرحدوں سے پیر اخلاقی معاملہ۔"

"[illegible] کہ اس معاملے [illegible] مجھے [illegible] ہے۔"

"[illegible] یہ ایک محض خیال ہے۔ [illegible] مجھے [illegible] میں [illegible] سے تم لوگوں کی [illegible] ہے۔ ورنہ تم [illegible] کو [illegible] گا۔"

[illegible] بھی وہ [illegible] کی طرف دیکھنے لگا [illegible]

[illegible]

اسے خود ہی کوئی راہ دیکھنا" عمران نے کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"وہاں [illegible]

"تمہیں کیسے معلوم کہ وہاں کوئی برقی نظام موجود ہے؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"چلو [illegible]" مشتاق مردہ سی آواز میں بولا [illegible]

عقب کی طرف نکل چلا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نکل رہی ہے۔"

قیدی خوف سے [illegible]

مسٹر [illegible] عمران کی طرف مڑ کر بولا۔ "مجھے ہاتھ کھول [illegible] مرنے سے پہلے ایک قتل کرنا چاہتا ہوں۔"

عمران خاموشی سے آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ کھولنے لگا۔

"یہ غلط ہے [illegible]" "ہم خود بھی [illegible] اور تم اس کے ہاتھ کھول رہے ہو۔"

عمران نے اس کے ہاتھ کھول دیے اور وہ اچھل کر قیدی پر جھپٹ پڑا۔ دونوں ہاتھوں سے اس کا گلا گھونٹ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں۔ دوسرا قیدی وحشیانہ انداز میں چیختا [illegible] نے مداخلت کرنی چاہی تھی۔ لیکن [illegible] "تم بھی [illegible] معاملات میں مداخلت کرنے والا معلوم نہیں ہوتا۔"

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔" وہ آنکھیں نکال کر بولی۔

"یہ دھمکی نہیں سیدھا سادا بیان ہے۔"

"تمہیں [illegible] کی ضرورت ہی کیا ہے" [illegible] بولا۔

"یہ [illegible] اس کے ہاتھ [illegible]"

[illegible] بھی [illegible] اپنی جگہ خاموش [illegible]

مسٹر [illegible] دوسرا قیدی [illegible] بولا۔ "ہم دونوں تو دوست ہیں [illegible] مرنے سے پہلے [illegible] ایک قتل کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں [illegible] معاملات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا مجھے تو لوگوں سے [illegible] ایک [illegible] بتایا تھا۔"

مسٹر [illegible] عمران کی طرف [illegible] مڑ کر [illegible]

[illegible]

[illegible]

اب مجھے اپنی زندگی بوجھ معلوم ہو رہی ہے۔"

"لیکن [illegible] دوست" عمران اس [illegible] بولا۔ "تمہاری زندگی [illegible]

[illegible]

[illegible] دونوں ہاتھوں سے [illegible] قیدی [illegible] مجھے ان لوگوں سے شدید نفرت ہے لیکن انہوں نے مجھے اپنے [illegible] سے قانون کی نظروں میں [illegible] دیا ہے اس لیے میں [illegible] قدم نہیں رکھ سکتا۔"

"تمہیں [illegible] ساتھ ہی تم بھی [illegible] جانے والے تھے۔" عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں اسے یہاں تک پہنچا کر واپس چلا جاتا۔"

"لیکن اب تمہیں ہمارے ساتھ ہی رہنا پڑے گا۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں تیار ہوں۔"

[illegible] تھی [illegible] کا گلا گھونٹ کر [illegible] تھا۔

[illegible] بلڈنگ کی عمارت کے پیچھے سے گزر رہا ہے۔

[illegible] کہاں سے شروع ہوتا ہے۔" عمران نے پوچھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران [illegible] پوچھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] مجھے ان لوگوں سے شدید نفرت ہے۔ [illegible] قانون [illegible]

[illegible]

"مجھے [illegible] تھے۔"

اس کے بعد عمران [illegible] تک پہنچے تھے [illegible]

[illegible] جہاں تک پہنچے تھے۔

[illegible]

[illegible] ہی [illegible]

"[illegible] بھی [illegible]

[illegible]"

"[illegible] بھی [illegible]"

○

پورا علاقہ [illegible] اس [illegible]

جو اس وقت اس کے سامنے موجود تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

"میں نے [illegible] اسپاٹ سے جنگل کی طرف [illegible]

اس کے بارے میں [illegible] بھی [illegible]

[illegible] میں پڑے ہیں [illegible]

[illegible]

"نہیں [illegible] کسی [illegible] نہیں [illegible]"

"تم ابھی بھی [illegible] الجھن [illegible]"

"[illegible] نہیں [illegible] آپ [illegible] بات [illegible] نہیں

[illegible] اس اسپاٹ میں [illegible]

[illegible] تھی۔"

"[illegible] اس نے سب [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] شادی

[illegible]

[illegible] اسپاٹ میں [illegible]

[illegible]"

"لیکن [illegible] شادی اس اسپاٹ پر کیوں آیا تھا؟"

"[illegible] اس اسپاٹ پر [illegible] مطلب [illegible]

[illegible] کسی طرح بھی حل نہیں۔"

"[illegible] لیکن [illegible] نہیں [illegible]"

"[illegible] میں مبتلا ہو گئی ہوں [illegible] جسے

[illegible] جہاں دیکھیں وہیں روک لیں اور ہیڈ کوارٹر کو مطلع کر دیں۔"

"[illegible]..."

"[illegible] تھوڑی دیر [illegible]

[illegible] دوسری طرف سے جواب [illegible]"

"[illegible] دوسری طرف سے [illegible] آواز آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد [illegible]

[illegible]"

"[illegible] ہے۔"

[illegible] توقعات کے مطابق [illegible] پہنچی تھی جہاں

[illegible] ممالک کے [illegible] اس ٹیم میں شامل تھے۔ بہر حال وہ

[illegible] دیکھ رہے تھے [illegible]

پہنچ گئی اور وہ فوری طور پر [illegible] میں جب [illegible] اور اب وہاں کی [illegible]

ہے۔"

"تم نے کچھ خبر سنائی ہے؟"

"دوسرے الفاظ سے بارے میں یہ حکم ہے۔"

"بس اتنا ہی کافی ہے۔ ہمیں [illegible] دوسری بار وہ فلیش [illegible]

پہنچ دیں گے اور یوں کھل جائے گی۔"

"یہ بات تو [illegible]"

"انہیں ابھی پیچھے سے اتنا ہی کافی ہے، دوسری بات میں آج رات [illegible]

ہوں۔ چھوٹا [illegible] انتظار رکھنا"

"بہت بہتر مادام"

"تم میرے ساتھ رہو گے"

"رات والی [illegible]"

ہوشیار نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا اور [illegible] نکلنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد وہ [illegible] پر [illegible] تھے۔

"ہیلو" دوسری طرف سے آواز آئی "[illegible]"

"مشام اور قمر ہارن غائب ہو گئے ہیں۔ غالباً اس اسپاٹ پر کسی [illegible]

بھیجا تھا۔"

"وہ اس اسپاٹ پر نہیں پہنچے تو راستے ہی میں کہیں گم ہو گئے ہوں گے [illegible]

ابھی تک کوئی بھی اطلاع نہیں پہنچی جس سے ان کا [illegible] تھا، یہ پتا چلتا ہے۔"

"مشاما کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟"

"میں اس سوال کا مطلب نہیں سمجھا۔" دوسری سے آواز آئی۔

"کیا وہ تنظیم سے غداری کر سکتا ہے؟"

"میری دانست میں تو وہ ایسا نہیں ہے، [illegible] ابھی [illegible]

دے گا۔"

"ان دونوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرو، میں نہیں چاہتی کہ مشاما کی [illegible] تم تک [illegible]

[illegible] نے آتے پہاڑی کی طرف روانہ ہو جانے کا حکم دیا گیا تھا بہر حال [illegible] یہ تمہیں علم ہے کہ

اسپاٹ کے سارے کارکن مار ڈالے گئے۔"

"تب پھر ہو سکتا ہے کہ مشاما سرکاری آدمیوں کے ہتھے چڑھ گیا ہو [illegible] اسپاٹ کی

تباہی بھی انہی نے کی ہو۔ ورنہ وہاں کی دشمن کے پہنچنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا [illegible] ان دونوں

[illegible] نہیں مرنے والوں میں شامل نہیں ہیں تو پھر دونوں سرکاری تحویل ہی میں ہوں گے۔"

* * *

قمر ہارن کو پتا [illegible] سے بات [illegible] اس نے عمران سے [illegible] میں

[illegible] قبل تم [illegible] کو [illegible] پڑے گا۔"

"اس کی کیا ضرورت ہے۔" [illegible] بولا۔

"[illegible] بھی بتانا پڑے گا۔" قمر نے کہا

پھر [illegible] اور [illegible] سے بچا لے گئے تھے۔" عمران بولا۔

"[illegible] تو تم جانتے ہو۔" قمر چونک کر اسے گھورنے لگا۔

"[illegible] بنا پر اس مہم پر نکلا ہوں۔" عمران نے [illegible] جنبش دے [illegible]

"[illegible] ہو گئی ہیں [illegible] وضاحت [illegible]

"[illegible] ایک ایسا سیاہ [illegible] ہے جس سے [illegible] وہ بھاگے ہیں۔ کچھ مشاما پر بھی

[illegible] ٹوٹ پڑے گا۔ [illegible] بھی جھٹکے جائیں گے۔ ویسے بے فکر رہو۔

[illegible] صفائی بھی ہو گئی۔"

"تو تم یہ بھی جانتے ہو کہ صفائی پہلے ہو گئی۔"

"[illegible] جانتا ہوں۔"

"[illegible] یہ تمہاری معلومات [illegible] ہیں۔ میں نہیں جانتا [illegible]

[illegible] ہوتی ہے۔" قمر نے حیرت سے کہا۔

[illegible]

پسند آئی ہو۔

[illegible]

[illegible] ہوگا۔"

[illegible]

[illegible] صاف ہو جاتے ہیں۔ [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔۔۔"

"ہاں وہ [illegible] فکشن فلموں کا سا خواب۔" عمران نے سر جھٹک [illegible]

[illegible]

کانوں خبر نہ ہو سکی!"

"یہ تنظیم ایک فوج ہے۔" عمران بولا۔

"تو، ہم پانی اور ہوا سے [illegible]

"خاموش رہو۔" ریٹا غرائی۔

[illegible]

[illegible] قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں یا [illegible] کی نسل سے کوئی [illegible]

[illegible] تعلق [illegible]"

[illegible] ہوگا۔" [illegible] بالکل

عجیب ہے لیکن [illegible]"

[illegible]

[illegible] ایک بات

[illegible] ناکافی ہوگی۔"

[illegible] خاموش ہو گیا۔

[illegible]

[illegible]

"مگر وہ۔۔۔ مگر وہ۔۔۔! تم بھی کیوں خاموش ہو۔۔۔!"

[illegible]

[illegible] کھلے میدان میں چھوڑ آئے تھے!"

[illegible] عمران بولا۔ [illegible]

[illegible] کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا!"

تو اب سوال [illegible]" [illegible] نے [illegible] کہا۔

[illegible]

[illegible] پھر کچھ بھی ہو [illegible] کیا فرق پڑتا ہے!"

[illegible] کہ ہم ایک [illegible] کے پیچھے چھپ گئے ہیں!"

[illegible] ریٹا نے [illegible]

[illegible]

[illegible] تھی۔

[illegible]

[illegible] گہرائی [illegible] تھا۔"

[illegible]

[illegible] مجھے [illegible]

مجھے یقین نہیں [illegible]

مجھے بھی یقین نہیں ہے۔ [illegible]

[illegible]

"ہاں [illegible] لیکن وہ دیکھتے ہی دیکھتے [illegible] میں جذب ہو گیا۔" [illegible]

[illegible] نہیں کہا۔

[illegible]

"ہاں سر۔"

[illegible]

[illegible] تو نہیں کہہ رہا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لیکن اصل سوال یہ ہے کہ اس اسپاٹ سے [illegible]

[illegible] اسپاٹ اور ہیں؟"

[illegible]

[illegible] اطمینان سے [illegible] چاہیے...؟"

[illegible]

[illegible] ضرور [illegible] جائیں گے؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مطلب [illegible]

[illegible] اسپاٹ [illegible]

[illegible] اسپاٹ [illegible]

[illegible] اسپاٹ [illegible]

[illegible] اسپاٹ [illegible] ہیں؟

[illegible] درست ہے۔"

[illegible]

[illegible] تمہارے ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

میں اس قابل بھی نہ رہ جاؤ گے کہ ہاتھ تک ہلا سکو . . ."

اور عین اسی وقت اوپر سے چھت پر تیز قسم کی روشنی پڑی [illegible] عجیب سا سناٹا اس پر طاری ہو گیا۔ یہ معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اب اپنے [illegible] جنبش بھی نہ [illegible] اضمحلال [illegible] بڑھتا رہا۔ پھر وہ بالکل ہی بے سدھ ہو گئے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ لیکن منجمد سی ہو کر رہ گئی تھیں۔ گویا وہ روشنی سکتہ طاری کر دینے والی تھی۔

* * *

مشا صبا اس کے سامنے [illegible] تھی۔ اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اتنی خوبصورت عورت بھی کبھی نظروں سے گزری ہو۔ سفید فام سی تھی۔ لیکن مشا صبا کو اسی کی تو [illegible] آ رہی تھی۔ وہ اسے خاموشی سے دیکھے جا رہی تھی۔ اور اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مشا صبا کے خیالات پڑھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"لیکن مشا صبا!" وہ آخر بولی۔ "مجھے تم وہ کہانی سنا سکتے ہو جو سنانے والے [illegible]"

"میں کوئی کہانی نہیں سنانا چاہتا۔"

"کچھ کہو . یوں خاموش نہ کھڑے رہو۔"

"تمہیں علم ہے۔ سب جانتی ہو۔ جو قمر بارن نے تمہیں بتایا ہوگا۔"

"جو کچھ اس نے کہا ہے۔ وہی تم کہو۔" عورت بولی۔

"اس نے یہ بتایا ہوگا کہ وہ حقیقتاً تمہارا [illegible] ہے۔ قیدیوں سے [illegible] تمہارا مقصد [illegible] لیکن نہیں تم [illegible] کے اس پر قابو پایا ہے۔"

"ہاں ابھی یہی جانتی ہوں۔"

"لیکن میں بہت تنگ آ چکا ہوں۔ مجھے تنظیم سے نفرت ہو گئی ہے۔"

"غلط فہمی کی بنا پر وقتی جذبہ ہے۔ کل تک ختم ہو جائے گا۔ [illegible] طرح ختم کرنا چاہتے ہیں کہ اس پر ایک ہی حکومت ہو۔ ہم بڑی طاقتوں [illegible] چاہتے ہیں۔ اور اصل مقصد ایک عالمی حکومت کا قیام ہے۔ اس طرح ہم مستقل [illegible]

وہ کیا چاہتے ہیں۔ کیوں نہ یہ مبارک قدم اٹھانے ہی دیا جائے۔"

"اتنی بڑی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ تم لوگوں نے مجھے بیوقوف بنایا۔"

"نہیں۔" وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔ "ایسا نہیں [illegible] حکمت عملی کو بیوقوف بنانا مت کہو۔ اس طرح ایک بار پھر ہم نے تمہیں مذہب سے قریب [illegible] دیا ہے۔ تمہاری وفا [illegible] قربان گاہ سے وابستہ رہی ہیں۔ اتنے تھوڑے وقت میں اسی حکمت عملی کی بنا پر بہتیرے نتائج نکلے ہیں۔"

"یعنی تھوڑے سے وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بیوقوف بنایا جا چکا ہے۔"

"لیکن مشا صبا!" وہ تیز لہجے میں بولی "تم ہم سے اختلاف رکھنے کے باوجود بھی ہمارے لئے کام کرنے پر مجبور ہو کیونکہ تم ہم سے متعلق ہو [illegible]"

"بس تو اسی سلسلے میں مجھے بہت سخت اختلاف ہے [illegible] میں تمہارے [illegible] مجبور [illegible] لیکن تم سے متعلق نہیں ہو سکتا . . ."

"ایسے لوگوں سے اس قسم کی مشقت لی جاتی ہے کہ وہ زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔"

مشا صبا نے پروا نہ ظاہر کرنے کے لئے شانوں کو جنبش دی۔

"اسے لے جاؤ۔" وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔ دو مسلح آدمی مشا صبا کے پیچھے کھڑے [illegible] اور انہوں نے اس کو اس کمرے میں پہنچا دیا جہاں دوسرے قیدی رکھے گئے تھے۔ لیکن اب ان میں قمر بارن نہیں تھا۔ [illegible] سے ان سے ہاتھ نہیں [illegible] مشا صبا بھی [illegible] جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا عمران کے علاوہ اور سب اس سے [illegible] ہو گئے۔

"تم کہاں تھے . . . ؟" ریٹا نے سوال کیا۔

"ایک کمرے میں [illegible] قمر نے دھوکا دیا [illegible] عمران کا خیال ٹھیک تھا۔"

"تو اس کا نام قمر نہیں عمران ہے . . . ؟"

"ہاں [illegible] یہی نام ہے۔"

"عمران ایشیا سے آیا ہے۔"

"یہ میں نہیں جانتا۔" مشا صبا نے کہا۔ "وہ عورت مجھے [illegible] کی کوشش [illegible] تھی

[illegible]

[illegible]

[illegible] کر بیٹھے تھے؟"

"تم [illegible] کس حیثیت سے داخل [illegible]؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عورت تھی جس کی آواز [illegible] سے آ رہی تھی؟"

"آواز سے وہ [illegible] معلوم ہوتی تھی؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"اور وہ اس عدالت میں موجود ہے؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible] آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گے ہوں۔"

"جی۔ فری ڈی۔ پی کو [illegible] میں متعدد بار شکست دے چکا ہے۔"

"تب تو وہ [illegible] نہیں چھوڑے گی۔ اب تم سب اس کی گرفت میں [illegible]"

"[illegible] ختم کرو...... یہ سوچو کہ ہمارا کیا حشر ہونے والا ہے۔"

[illegible] ادھر ادھر [illegible] جمیسن عمران کے قریب جا بیٹھے تھے اور ان میں سرگوشیاں شروع ہو گئی تھیں۔

ٹھیک اسی وقت کمرے کی [illegible] فضا میں ایک آواز گونجی جو ان میں سے کسی کی نہ تھی۔

"غور سے سنو تم لوگ۔" کوئی کہہ رہا تھا۔ آواز مردانہ تھی۔

"غور سے سنو! اپنے ذہنوں میں [illegible] کو راستہ دو۔ [illegible] ابھی کام کے آدمی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تمہیں بتاتے ہیں [illegible] شہرت [illegible] جاتی ہے۔ تم وہاں ضرور پہنچو گے۔ جہاں پہنچنا چاہتے تھے۔ لیکن تمہارے ذہنوں میں [illegible] ہوگی۔ تمہارے آزادی [illegible] رجحانات یکسر سلب کر لیے جائیں گے۔ فی الحال بے فکر [illegible] گذرو۔"

اس طویل گفتگو کے اختتام پر عجیب سا سناٹا چھا گیا۔ وہ خاموشی سے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھے جا رہے تھے۔ عمران ریٹا کو [illegible] کر مسکرایا اور [illegible] کر دوسری طرف [illegible]

"پوری عمارت [illegible] معلوم ہوتی ہے۔" جمیسن آہستہ سے بولا۔

"سارا کھیل برقی توانائی کا ہے۔" مسٹر سامانے کہا۔

"تو وہ ہمیں کس مقام تک خود ہی پہنچا دیں گے جہاں سے ہمارے [illegible] نے کہا۔

"پتا نہیں کس مقام پر لے جائیں گے۔ لیکن اب جانوروں کی طرح [illegible] ہو جاؤ" [illegible] نے کہا۔

"[illegible] کیا مطلب؟"

"بیچارے جانوروں کی طرح تمہیں وہی بات کرنا پڑے گا...... جانتے ہو کیا؟"

[illegible] اس میں عمران کچھ اپنی [illegible] سے [illegible] مسٹر سامانے قریب آ گیا اور [illegible] سے بولا [illegible] شخص [illegible] ہمارے [illegible] سے کام [illegible] جاتے ہیں۔ [illegible] وہ [illegible] کا حصول [illegible] ہیں۔"

"[illegible] تمہاری [illegible] ہے۔" جمیسن [illegible] اور [illegible] وقت ان کے [illegible] ہوتے ہو تو [illegible] کی [illegible] چلے ہوتے۔"

[illegible]

[illegible] کے قریب پہنچ گئی تھی۔

"[illegible]" [illegible] سے [illegible] پر [illegible]

"سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا ہوگا؟" ریٹا نے عمران کی طرف [illegible]

"مجھ سے [illegible] پوچھو۔ اپنی عقل استعمال کرو۔ میں تو تم لوگوں کے چکر میں پڑ [illegible] مفت میں [illegible] گیا۔"

"تم شاید ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تمہیں تو وہ [illegible] بھی [illegible]"

"[illegible] ہے۔"

[illegible] یہ بھی [illegible] وہ آدمی [illegible] نظر آئے [illegible] گئی تھیں۔

"[illegible]" عمران ہاتھ [illegible] بولا۔ "اب ان کی [illegible] اب [illegible] کو [illegible] ان میں سے [illegible] بھی [illegible] نہیں [illegible]"

[illegible]

[illegible] اسی طرح ان سے ہاتھ [illegible] تمہیں اس تکلیف میں پڑنے [illegible]"

[illegible] وہاں سے ایک [illegible] میں [illegible] یہاں [illegible]

[illegible]

[illegible] یہ وہ علاقہ ہے جہاں والٹری قبائل آباد ہیں [illegible]

سے پہلے کسی مہذب آدمی کے قدم یہاں تک پہنچے [illegible]

[illegible]

پھر کی آواز پھر آئی

[illegible] الجھن کس طرح [illegible]

[illegible] کی بجائے اس کے آگے بڑھ جاتیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

مصر کی آواز آئی۔

"بس یہی تو کر رہا تھا، ابھی کیا تھا ہم نے اسے چیک نہیں کیا تھا۔ ہم چاہتے تھے کہ اس طرح سے پاکٹ ہماری یہ دھمکی بڑی طاقتوں تک پہنچا دے۔ بہت بہت شکریہ مسٹر علی عمران.....!"

فلم رک گئی اور کمرہ دوبارہ روشن ہو گیا۔ عمران احمقوں کی طرح ایک ایک کی شکل دیکھ رہا تھا۔ جیمسن کی نظر مشامبا کی طرف گھوم گئی۔ اس کے دانت بھنچے ہوئے تھے۔ آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں اور اس تمتماہٹ کا رخ عمران ہی کی طرف تھا۔ جیمسن نے جوزف کو اس کی طرف متوجہ کیا ہی تھا کہ مشامبا عمران کو گھونسہ دکھا کر غرایا "تو یہ ہے تمہاری اصلیت۔"

جوزف اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اور مشامبا کی طرف دیکھ کر بولا۔ "اگر کسی نے میرے باس کو بری نظر سے دیکھا بھی تو میں اس کی گردن مرخرے سمیت جسم سے کھینچ لوں گا۔!"

"اوہ نہیں.....!" عمران آہستہ سے بولا۔ "بیٹھ جاؤ..... یہ لوگ اتنے احمق نہیں ہیں کہ اس ڈرامہ کو سچ سمجھ لیں گے۔!"

"میں جانتا ہوں..... اچھی طرح جانتا ہوں۔!" مشامبا سر ہلا کر بولا۔

"کیا جانتے ہو۔!" عمران نے پوچھا۔

"مہاپانڈا کے قریب تم ہی بیہوش پڑے ملے تھے۔!"

"اس سے کیا ہوتا ہے..... کیا ثابت کرنا چاہتے ہو.....!"

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مہاپانڈا کے قریب بھی کوئی ہڈیوں کا ایسا ڈھانچہ نہیں ملا تھا جس قبضے میں کسی قسم کی تصویریں رہی ہوں۔!"

"تو پھر یہ جنرل کیو کا بھوت رہا ہوگا۔ مجھ سے کیوں الجھ رہے ہو۔ ویسے یہ حرکت اسی لئے کی گئی ہے کہ فلم کے ختم ہوتے ہی تم لوگ مجھ پر ٹوٹ پڑو۔!" اس نے خاموش ہو کر ریتا کی طرف دیکھا اور بولا "تمہیں یاد ہوگا میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اس سفر کے دوران میں تم لوگ میرے خلاف شکوک و شبہات میں مبتلا ہوتے رہو گے۔"

"کیونکہ..... ت..... تمری..... پی تم سے نفرت کرتی ہے۔!" ریتا نے طنزیہ لہجے میں کہا اور عمران طویل سانس لے کر رہ گیا۔ تمری پیا ایسا ہی وار کر گئی تھی کہ دفاع کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

"مشامبا.....!" اس نے کھنکار کر کہا۔ "تم یہی کہنا چاہتے ہو نا کہ میں بھی ذمہ دار ہوں!"

[illegible]"

"ہاں..... میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔" مشامبا میز پر ہاتھ مار کر بولا۔

"ضرور کہو۔ میں مزید صفائی پیش نہیں کروں گا۔!"

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔!"

"کیوں بھونک رہا ہے۔!" جوزف غرایا۔

"تو چپ رہ احمق..... کے جوزف۔ یہ شخص پہلی بار ایسی حالت سے دوچار ہے۔!"

"مجھ پر رحم نہ کھاؤ۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔!"

وہ اور اس کے ساتھی دم بخود تھے..... جیمسن نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن وہ دونوں آدمی کہیں نہ دکھائی دیئے۔ جو انہیں اس کمرے تک لائے تھے۔!

"کیا اب ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔!" ریتا نے کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ شاید وہ بھی انہی دونوں آدمیوں کو تلاش کر رہی تھی۔

"وہ دونوں کہاں گئے۔!" اس نے اونچی آواز میں کہا۔

"یہ تو نہیں جانتا..... لیکن ان کی عدم موجودگی کی وجہ ضرور بتا سکوں گا۔!" عمران بولا۔

ریتا نے ناگواری سے منہ پھیر لیا۔ لیکن سارہ بولی۔ "کیا وجہ ہے؟"

"وہ اس لئے ہٹا دیئے گئے ہیں کہ تم لوگوں کو مجھ پر اچانک ٹوٹ پڑنے میں آسانی ہو۔!"

مشامبا نے پھر دانت پیسے۔ اور بولا "تمہاری کسی بات پر یقین نہیں کیا جا سکتا۔!"

"بس..... بس.....!" عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "اپنے قومی جذبات کا بہت زیادہ مظاہرہ..... خدا کی قدرت..... کل کا غدار..... آج کا محب وطن..... کیا ان کے دونوں ساتھی غداری کا شکار نہیں ہو چکے۔ ان کے گی گو کے میدان میں اترنے کی حد تک ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔!"

"اس معاملے کو ختم کرو.....!" ریتا نے کہا "ہم قطعی غیر جانبدار رہنا چاہتے ہیں۔!"

"اس طرح چھ افراد کے درمیان تم بالکل تنہا رہ گئے ہو۔!" عمران مشامبا کی طرف دیکھ کر

"مجھے اس کی قطعی پروا نہیں ہے۔!"

دفعتاً کمرے کی روشنی دوبارہ بجھ گئی۔ اور اسکرین روشن ہو گیا۔ پھر وہی زیر زمین۔ اس کی کارکردگی تفصیل سے دکھائی جا رہی تھی۔ کہیں وہ کام کرنے والے جنگیوں کی نگرانی کر رہا تھا۔ کہیں بڑے بڑے اور بہت وزنی کارڈز ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پہنچا رہا تھا۔ اور اچانک وہ کسی خوابگاہ میں ایک بستر کے قریب تھمتا نظر آیا۔ اور پھر بستر پر سونے والے شخص کا کلوز اپ دیکھ کر ہر فرد اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ خود اس کی بھی یہی حالت ہوئی تھی جس کا کلوز اپ تھا۔

"خدا غارت کرے۔۔۔!" عمران اردو میں بڑبڑایا۔ کیونکہ یہ خود اسی کی اپنی تصویر تھی۔ خبر سو رہا تھا اور ریم اشان پلنگ پر ہاتھ باندھے مؤدبانہ کھڑا اس کے بیدار ہونے کا منتظر تھا۔

"اب کہو کہ یہ فوٹو گرافی کا کمال ہے۔!" مشاماہا کی آواز کمرے میں گونجی۔ لیکن خاموش ہی رہا۔

کمرے میں پھر روشنی ہو گئی۔ فلم ختم ہو چکی تھی۔ ایک بار پھر وہ سب آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگے۔ لیکن عمران شانوں کو جنبش دے کر بولا "اگر تم لوگ جھگڑا ہی کرنا چاہو تو میں تیار ہوں۔۔۔!"

کوئی کچھ نہ بولا۔ جوزف اور جیمسن پہلے سے زیادہ چاق و چوبند نظر آنے لگے تھے۔ تو مشاماہا نے بھی خاموشی اختیار کر لی تھی۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ زیرو لینڈ میرا ذاتی مسئلہ بھی ہے۔!" عمران نے ریما کو مخاطب

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔!" ریما نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ تم خواہ مخواہ انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔!" جوزف جھلا کر بولا۔ بات ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔!"

عمران اٹھ گیا۔ جوزف اور جیمسن بھی اٹھے۔ لیکن وہ چاروں بیٹھے رہے۔ راہداری میں پہنچ کر عمران ان کی طرف مڑا۔۔۔ اور آہستہ سے بولا "سیدھے اسی کمرے جہاں سے ہم لائے گئے تھے۔!"

انہوں نے سروں کو جنبش دی اور اس کے پیچھے چل پڑے۔ عمارت پر سناٹا طاری تھا۔ لگتا تھا جیسے وہاں ان کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو۔ کمرے میں پہنچ کر عمران نے اونچی آواز میں

"تم لوگوں کو میری کہانی یاد ہو گی کہ کس طرح میں سنگ ہی سے لڑتا ہوا یہاں تک

وہ منظر میری بیہوشی ہی کے کسی مرحلے پر فلم بند کیا گیا ہو گا۔!"

"لیکن اس کا مقصد واضح نہیں ہوا یور ہائینس۔ آخر وہ بتانا کیا چاہتے ہیں۔!"

"میں بتا تو چکا ہوں۔ غیر معمولی قسم کی تحریف ہے۔ ہمیں آپس میں لڑوا کر مطلوبہ ہونا چاہتی ہو۔۔۔ لیکن نہیں ٹھہرو۔۔۔!" عمران یک بیک خاموش ہو گیا۔ پھر وہ تیزی سے کی طرف جھپٹا۔ اب وہ پھر اسی کمرے کی طرف جا رہا تھا جہاں فلم دیکھی تھی۔

جوزف اور جیمسن بھی اس کے پیچھے تھے۔۔۔ کمرہ خالی پڑا تھا۔۔۔ وہ چاروں نظر نہ آئے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری عمارت چھان ماری لیکن نہ وہ چاروں مل سکے اور نہ وہیں کا کوئی فرد دکھائی دیا۔ پوری عمارت خالی پڑی تھی اور باہر کے سارے دروازے بند تھے۔ دیواروں کے اندر میکانکی طور پر سرکنے والے فولادی دروازے۔ جنہیں توڑا بھی نہیں جا سکتا تھا۔!

"یہ کیا چکر ہے باس۔!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"کاش پہلے ہی عقل آ جاتی۔!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔

"کچھ بتاؤ بھی تو۔۔۔!"

"تم مقصد پوچھ رہے تھے۔!" عمران نے جیمسن سے کہا۔ "اب سنو، مجھے یقین کامل ہے کہ تھریسیا وغیرہ واپس بھجوا دیے جائیں گے۔ ہو سکتا ہے پی گوماہی بھیجے جائیں۔ کیونکہ جنرل کو علم ہے۔ اگر انہوں نے جنرل کو ان دستاویزی فلموں کے بارے میں بتا دیا تو جانتے ہو کیا ہو گا۔!"

"کک۔۔۔ کیا ہو گا۔!"

"میں زیرو لینڈ کا ایجنٹ قرار دے دیا جاؤں گا۔ بات ہمارے ملک تک پہنچے گی۔ اور پھر۔۔۔

۔۔۔!"

"اور ہم جنگل میں پہنچا دیے جائیں گے۔ بن جائیں گے زیرو لینڈ کے شہری اور دوبارہ اپنی پہنچنے کی بجائے جنگل ہی میں مر کھپ جائیں گے۔!" جیمسن بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اور مشاماہا کا کیا ہو گا باس۔!" جوزف نے سوال کیا۔

"اسے واپس نہیں بھیجا جا سکتا۔ وہ خود ہی نہ جانا چاہے گی۔ کیونکہ اُس پر غداری کا الزام ثابت ہو چکا ہے۔!"

"تب تو ہم واقعی دشواری میں پڑ گئے ہیں۔"

"ہوں... دیکھا جائے گا۔" عمران نے لاپروائی سے کہا۔

"ہماری پوزیشن خراب ہو گئی ہے۔" جیمسن بولا۔ "جنرل کیو اسے حقیقت ہی سمجھے گا کیونکہ وہ آپ ہی کی فراہم کردہ معلومات سے متاثر ہو کر اپنے عہدیداروں سے جواب طلب کر رہا ہے۔ پانسہ پلٹ دیا ہے۔ تقریباً سبھی..."

"ہم اس لئے آئے تھے کہ ان لوگوں کے درمیان چھپے ہوئے غداروں کو بے نقاب کریں لیکن اب ہم بھی انہی میں شامل سمجھے جائیں گے۔"

"بہت برا ہوا باس۔" جوزف بولا۔

"تب بیریس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس صورت حال سے بھی نپٹ لیا جائے گا۔ شروع ہی سے دعویٰ کرتی ہے کہ مجھے زیرو لینڈ کا شہری بنا کر ہی دم لے گی اور میں اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دینے کا عہد کر کے آیا ہوں۔ لہٰذا ان میں سے کوئی نہ کوئی حادثہ ہو کر ہی رہے گا۔"

"خدا کی پناہ...!" جیمسن کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ "ذرا میرے آرٹسٹک ہاتھ والے دیکھئے کیا یہ پتھر توڑنے کے قابل ہیں۔"

"ہو سکتا ہے تمہیں زیرو لینڈ کی شہریت نصیب ہو جائے۔"

"اپنے لئے بھی کوئی عہدہ منتخب کر لو مسٹر عمران۔" وہی آواز پھر آئی۔ "فوراً تمہیں وہاں بھجوا دیئے جائیں گے تاکہ جنرل کیو کو تمہاری حیثیت سے آگاہ کر سکیں۔ تم خود تصور کر لو کہ اس کے بعد تم جنگل سے واپسی کی ہمت کر سکو گے۔"

"یار تم جو کوئی بھی ہو سامنے آؤ۔ آخر آنکھ چراتے کیوں ہو۔"

"ہم احکامات کے پابند ہیں۔ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کرتے۔ ورنہ تمہاری یہ آرزو ضرور پوری کی جاتی۔" نادیدہ آدمی کی آواز آئی۔

"ہمیں کب تک یہاں رہنا پڑے گا۔" عمران نے سوال کیا۔

"جب تک کوئی حکم نہ آئے۔"

"کیا حکم دینے والا یہاں سے جا چکا ہے...؟"

"اس سوال کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا۔" آواز آئی۔

"میں اس عورت کی بات کر رہا ہوں جس نے مشامبا سے کچھ دیر گفتگو کی تھی۔"

"میں اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔"

"پھر ہماری یہاں سے روانگی کا حکم کون دے گا...؟"

"ہیڈ کوارٹر سے حکم آئے گا۔ میں اس مخصوص فرد کو نہیں جانتا جو حکم دے گا۔"

"اچھا تو اب اور کتنی دیر تک دماغ چاٹو گے...!"

"اب تم میری آواز نہیں سنو گے۔ ویسے ایک وارننگ دے رہا ہوں۔ راہ فرار تلاش کرنے کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔"

"اور اگر کوشش کر ہی ڈالی تو کیا ہوگا۔"

"تمہاری ہڈیوں تک کا پتہ نہیں چلے گا۔ بے بسی کی موت مر جاؤ گے۔"

"کھانے پینے کا کیا انتظام ہے... بھوک خاصی چمک اٹھی ہے۔"

"کچن تلاش کر لو وہاں سب کچھ موجود ہے۔"

"شکریہ اب تم آرام کرو۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ اور جیمسن کو آنکھ مار کر مسکرا دیا... آواز پھر نہیں آئی تھی... وہ جانتے تھے کہ کچن کہاں ہے... کچھ ہی دیر پہلے جب وہ ان چوروں کو تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ کچن بھی دیکھ لیا تھا لیکن اس وقت وہاں میز پر گرما گرم کھانوں کی ڈشیں موجود نہیں تھیں۔

"کمال ہے۔" جیمسن ایک ڈش کا ڈھکنا اٹھاتا ہوا بولا۔ "آہا روسٹ ہیں... زیرو لینڈ کی حکومت مہنگی نہیں پڑے گی۔"

"بوتلوں کے بارے میں بھی پوچھ لیتے باس...!" جوزف گلوگیر آواز میں بولا۔

"تو خود ہی دوڑ کر پوچھ آ...!"

پھر انہوں نے کھانا شروع کر دیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عمران نے محسوس کیا جیسے ہاتھ پیروں کی جان نکل گئی ہو۔ جوزف اور جیمسن نے بھی ہاتھ روک لئے تھے اور خلاء میں گھور رہے تھے۔ گویا کھانے میں کسی ایسی شے کی آمیزش تھی جس نے ان کے اعصاب کو مفلوج کر دیا تھا۔ عمران نے اٹھنا چاہا۔ لیکن جنبش بھی نہ کر سکا۔ کچھ بولنا چاہا تو حلق سے آواز بھی نہ نکلی... کیسے ہونٹ تک تو ہلے نہیں تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہی دونوں آدمی کیبن میں داخل ہوئے جو انہیں انجکشن لگا کر پروجیکشن روم میں لے گئے تھے۔ عمران سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ سمجھ بھی رہا تھا۔ لیکن ہاتھ تک نہیں ہلا سکتا تھا۔ دونوں نے اس کی بغلوں میں ہاتھ دے کر اٹھایا اور ڈنڈا ڈولی کر کے راہداری میں لائے۔ یہاں تین عدد پہیوں والی کرسیاں پہلے سے موجود تھیں۔ ایک پر عمران کو بٹھا کر کیبن میں واپس چلے گئے... پھر یہی برتاؤ جوزف اور جیمسن کے ساتھ بھی ہوا۔

جوزف اور جیمسن کی کرسیاں دونوں آگے دھکیل لے گئے۔ عمران نے انہیں کرسیوں سمیت اسی راہداری کے ایک کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ عمران کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہوتی جا رہی تھیں اور کانوں پر سیٹیاں سی بج رہی تھیں۔ اور پھر وہ گہری نیند سو گیا۔

دوبارہ آنکھ کھلی تو آسمان نظر آیا۔ چمکیلی دھوپ دکھائی دی۔ لیکن یہ کیا... کیا وہ فضا میں [illegible] رہا ہے۔ بوکھلا کر اٹھ بیٹھا... جوزف اور جیمسن قریب ہی پڑے ہوئے نظر آئے۔ پھر بات بھی سمجھ میں آئی۔ وہ کسی کیبل کار میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف سفر کر رہا تھا۔ اتنی بڑی اور کشادہ کیبل کار پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ کسی ریلوے ٹرین کا ڈبہ معلوم ہوتی تھی۔ اس نے کھڑکی سے سر نکال کر نیچے دیکھا اور سرد سی لہر ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی۔ ہزاروں فٹ کی گہرائی نظر آ رہی تھی۔

اس نے جوزف اور جیمسن کو جھنجھوڑنا شروع کیا۔ اور بالآخر وہ دونوں بھی اٹھ بیٹھے۔

"ارے... ارے... یہ کیا...!" جیمسن بوکھلا کر بولا۔

"کیبل کار میں سفر ہو رہا ہے۔"

"اف فوہ... ہم شاید مفلوج ہو گئے تھے۔" جیمسن نے کہا اور زور زور سے ہاتھ ہلانے لگا۔

"اب تو ٹھیک ہے۔" وہ اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کا جائزہ لیتا ہوا بولا۔

کیبل کار رکی تھی اور اس کا دروازہ خود بخود کھل گیا تھا۔

"اترو... میری شکل کیا دیکھ رہے ہو۔" عمران نے دونوں سے کہا۔

"سوچ لو اچھی طرح باس!" جوزف نے کہا۔ "شاید ہم جنگل میں پہنچ گئے ہیں۔"

"میں اسے آپریٹ کر کے واپس بھی لے جا سکتا ہوں۔" جیمسن نے کہا۔

"ایسی کوشش بھی نہ کرنا۔" کیبل کار کے ایک اسپیکر سے آواز آئی۔ "ورنہ کار سمیت

تمہارے پرخچے اڑ جائیں گے۔ چپ چاپ اتر جاؤ۔ زیرو لینڈ کا ڈائریکٹر یونٹ تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔"

وہ چپ چاپ اتر گئے۔ اور حیران نگاہوں سے گرد و پیش کا جائزہ لینے لگے۔ کسی پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے تھے۔ لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ انہیں دوسری جانب کی ڈھلان پر لڑھکنا ہے یا آسمان کی طرف پرواز کرنا ہے۔

"بڑے پھنسے۔" جیمسن کراہا۔

"بکواس مت کرو... نیچے اترنے کا راستہ تلاش کرو۔" عمران بولا۔

"نن... نیچے تو گھنا جنگل ہے... اوہ... مجھے شیر کی دہاڑ قطعی پسند نہیں آتی۔"

"ادھر سے باس!" جوزف نے ایک جانب اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے۔" عمران نے کہا اور جیمسن کی گدی پکڑ کر بولا۔ "اب کھسکو بھی...!"

ختم شد